هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی!

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان	معاونین	عام چندہ	ششماہی	بیرون ہند
صہ/	للعہ/	عاہ/	عہ/	۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ا/ مینیجر: رشید احمد خاں احمدی!

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ رجب ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۴ رماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ راگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۰

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۸ر ظہور/اگست۔ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نو بجے صبح بذریعہ کراچی میل سندھ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور کراچی میں رونق افروز ہوں گے جہاں حضور کی ڈاک و تار کا پتہ معرفت پوسٹماسٹر صاحب کراچی ہو گا۔

(۲) ۱۳ر ظہور/اگست۔ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

(۳) ۱۱ر ظہور/اگست کو حسب ارشاد حضرت امیر المومنین تحریک جدید کا چھٹا سالانہ جلسہ زیر صدارت سیال صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ منعقد ہوا جس میں تحریک جدید کے مطالبات پر احباب کو خاص توجہ دلائی گئی۔ مفصل رپورٹ اس پرچہ میں درج ہے۔

(۴) درخواستہائے دعاء۔ مولوی محمد الدین صاحب تہال سی تمام احباب سے نہایت التجا کے ساتھ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے دو صاحبزادے ڈاکٹر محمد احمد صاحب و عزیز سلطان احمد صاحب عدن میں مقیم ہیں جہاں جنگ کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ ناظرین فاروق دونوں احمدی نونہالوں کی صحت و سلامتی و عافیت و زندگی کے لئے دعا فرما کر ثواب عظیم حاصل کریں۔ (۲) مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد احمدیہ کھوکھر غربی اپنی مالی مشکلات سے مخلصی اور اپنے بھائی فضل الٰہی کی صحت کے لئے جسکو پھیپھڑوں کی کمزوری کی شکایت ہے۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔

کیا مبارک رُوح ہے جو تیرے دیوانے میں ہے

(از خانصاحب ذوالفقار علی خاں گوہر)

امن عالم کی فضا ساقی کے میخانے میں ہے
یہ سکونِ دائمی ہے مے جو پیمانے میں ہے

میرے دل کا چین ساقی تیرے میخانے میں ہے
مے نہیں عہدِ وفا میرا یہ پیمانے میں ہے

میری آنکھوں میں ہے وہ ذوقِ تمنا کا سرور
جو نہ میخانہ میں ہے ساقی نہ پیمانے میں ہے

وہ شبابِ عشق میرا وہ ترا حُسنِ ازل
روح حُسن و عشق ساقی تیرے پیمانے میں ہے

پتھروں میں جس نے پیدا کر دیئے آب و شرر
وہ گداز و سوزِ الفت میرے افسانے میں ہے

بن گیا عنوان اب ہر داستانِ درد کا
اک جہانِ درد گویا میرے افسانے میں ہے

حُسنِ فردوسِ بریں کو جس نے مضطر کر دیا
ہر ادا اس درجہ دلکش تیرے دیوانے میں ہے

عقل کل سے لے رہی ہے داد دانش راتدن
کیا مبارک رُوح ہے جو تیرے دیوانے میں ہے

طُورِ ایمن کی تجلّی رُوحِ تسکینِ حیات
وہ ترے جانے میں ہے یہ تیرے آجانے میں ہے

بچ کے چلتا ہے فریبِ حُسنِ فانی سے بہت
گوہر اتنی ہوشیاری اسکے مستانے میں ہے

جلسہ تحریک جدید ۱۱ رماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش

رباعیات

(از خانصاحب ذوالفقار علی خاں گوہر)

(۱) سادہ ہے اگر غذا تو قویٰ اچھے ہیں،
محنت کے لئے یہ دست و پا اچھے ہیں
ہوتی ہے دراز عمر ان کی گوہر
دنیا کے لئے مرد خدا اچھے ہیں

---

(۲) بہتر ہے جو کام ہو خدا کی خاطر
ہو زندگی سب اسکی رضا کی خاطر
نفرت ہو گناہ سے۔ خدا سے الفت
مخلوق کی خدمت ہو دعا کی خاطر

---

(۳) مسلم ہو تو ہستی سے گذرنا سیکھو
لذّات کی بستی سے اُبھرنا سیکھو
مطلوب ہے گر حیاتِ دائم تم کو
اسلام کو زندہ کر کے مرنا سیکھو

---

(۴) تم محفلوں میں یہ خوش بیانی چھوڑو
بیکار ہو جو وہ شعر خوانی چھوڑو
اعمال کے سانچہ میں سخن ڈھالو تم
ایمان کا اظہارِ زبانی چھوڑو

معذرت۔ بوجہ کاتب صاحب فاروق کی علالت کے یہ پرچہ ایک دن لیٹ ہو گیا۔ یعنی بجائے ۱۴ راگست کے ۱۵ راگست کو پوسٹ کیا گیا۔ احباب اپنے کاتب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدے ۱۵؍اگست تک پورے کرنے والوں کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ۱۷؍اگست کی شام کو پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دفتر محاسب میں جن احباب کا چندہ تحریک جدید ۱۷؍اگست کی شام تک داخل ہو جائیگا۔ ان کے نام بھی فہرست میں شامل کر دیئے جائیں گے پس احباب ۱۷؍اگست تک داخل کرنے کی کوشش کریں۔ والسلام برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ذاتی امانت کے حسابات

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مجلس مشاورت کا ایک خاص اجلاس جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے تاریخ سلسلہ میں پہلا اجلاس تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی ضروریات پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے منجملہ دیگر فیصلہ جات۔ کے ایک یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی ذاتی امانتوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں جمع کرائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہر دور اندیش آدمی اپنی آمد میں سے کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرتا ہے۔ اور یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے۔ بلکہ ایک پسندیدہ چیز ہے۔ اکثر لوگ اپنی مختلف خانگی ضروریات مثلاً بچوں کی تعلیم کے لئے۔ بیاہ شادی کے لئے اور مکان بنانے کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ ایسی رقوم یا تو گھر میں بے کار پڑی رہتی ہیں۔ یا حفاظت کے طور پر کسی بنک یا ڈاک خانہ میں امانت کے طور پر رکھی جاتی ہیں۔ پس اگر احباب اپنے اس اندوختہ کو بجائے کسی بنک یا ڈاکخانہ میں جمع کرانے کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں۔ اور حسب گنجائش اس میں اضافہ بھی کرتے رہیں۔ تو ان کا کچھ نقصان نہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فائدہ ہے۔ اس طریق سے ہمارے مرکزی خزانہ میں حضور نے فرمایا "ایک دو لاکھ نہیں ۱۰۔۱۵۔۲۰ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے"۔ نیز فرمایا۔ "ان لوگوں کو جو روپیہ جمع کرائیں گے۔ کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ وہ جب چاہیں۔ اپنا روپیہ مانگ لیں۔ غرض نہایت سہولت کے ساتھ یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دوست بے اعتباری اور بے جا شرم کو چھوڑ دیں"۔

پھر حضور نے فرمایا۔ "بے اعتباری کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ امانت رکھانے والوں کو اب تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور شرم کی بھی کوئی بات نہیں۔ سوائے تجارتی روپیہ کے اگر کسی کے پاس دس۔ بیس۔ سو۔ دو سو۔ ہزار روپیہ جمع ہو۔ تو اس کے جمع کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ روپے ایسے طور پر رکھے جائیں گے۔ کہ کبھی مطالبہ پر دیر نہ ہو۔ دوست اگر اس پر عمل کریں۔ تو ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا۔ لیکن انجمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے"۔

پس احباب کو کلی طور پر مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ ان کا روپیہ بفضل خدا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں اسی طرح محفوظ رہے گا۔ جس طرح بنک یا ڈاکخانہ میں ہوتا ہے۔ بلکہ ان کو مفت ثواب حاصل کرنے کا موقعہ میسر آجائیگا۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں ایسی برکت رکھ دیگا۔ جو انہیں ڈاکخانوں یا بنکوں میں جمع کرانے سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ امانت کا سلسلہ یہاں مرکز میں سنہ ۱۹۲۶ء سے جاری ہے۔ اور اس وقت تک کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ہے۔ کہ امانت دار کو روپیہ کے واپس لینے میں کبھی کوئی دقت پیش آئی ہو۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر عملدرآمد کرتے ہوئے تمام اس روپیہ کو جو ان کے پاس ہو۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ انشاء اللہ ان کو ان کا روپیہ عند الطلب فوراً ادا کیا جایا کریگا۔

چونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ ہمارے بعض احباب ایسے بھی ہوں۔ جن کو یہ علم ہی نہ ہو۔ کہ مرکزی خزانہ میں روپیہ بطور امانت رکھا جاتا ہے۔ اس لئے مقامی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ وقتاً فوقتاً احباب کو اس بات سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ کہ مرکزی خزانہ میں احباب کا روپیہ بطور امانت رکھا جاتا ہے۔ اس کے متعلقہ مطبوعہ قواعد دفتر ہذا سے یا دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ سے مل سکتے ہیں۔ لیکن خلاصہ کے طور پر چند باتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) امانت کا حساب کم از کم پانچ روپیہ سے شروع کیا جاتا ہے۔

(۲) ہر امانتدار کا حساب الگ رکھا جاتا ہے۔

(۳) ان حسابات کو مخفی رکھا جاتا ہے۔ اور متعلقہ کارکنوں کو سخت ہدایت ہے۔ کہ وہ کسی کا حساب کسی دوسرے کو نہ بتائیں۔

(۴) ہر ایک امانتدار کو اس کے حساب کی اطلاع ہر سال ماہ ہجرت (جون) میں کی جاتی ہے۔

(۵) روپیہ کی واپسی کا خرچ (فیس منی آرڈر وغیرہ) خزانہ برداشت کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک جو اہمیت اس سوال کو ہے۔ وہ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فرمائے۔ اور جو یہ ہیں:۔

"یہ (اپنے اندوختہ کو خزانہ میں جمع کرنا) بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو۔ تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھونگا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی"۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے احباب کو شرح صدر عطا فرماوے۔ تاکہ وہ دل کھول کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ایسی رقوم سے بھرپور کر دیں۔

میں اس جگہ ایک دردناک واقعہ کا ذکر کرنے سے رک نہیں سکتا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احباب کا ذاتی روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کروانا نہ صرف ثواب کا کام ہے۔ بلکہ ان کے اپنے لئے بھی قرین مصلحت اور مفید ہے۔

وہ المناک واقعہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے یہ ہے۔ کہ ایک دوست جو فوت ہو چکے ہیں۔ اپنے روپیہ کی ایک معقول رقم کو بطور Fixed Deposit ایک سال کے لئے ایک فی صدی سالانہ نفع پر لاہور کے ایک بنک میں داخل کیا لیکن اس مدت کے اندر ہی وہ خود قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ اب بنک اس روپیہ کو واپس نہیں دیتا۔ اور دے بھی نہیں سکتا۔ جب تک مرحوم کے ورثاء میں سے کوئی ایک شخص عدالت کے ذریعہ مرحوم کی جانشینی کا سرٹیفکیٹ حاصل نہ کرے۔ اسی سرٹیفکیٹ کے حصول میں ایک سو روپیہ کے قریب خرچ ہوگا۔ اور معلوم نہیں کتنے عرصہ میں یہ سرٹیفکیٹ تیار ہو کر مل سکے گا۔ حالانکہ اگر یہی روپیہ صدر انجمن کے خزانہ میں ہوتا۔ تو ہمارا محکمہ ضروری تحقیقات کے بعد بہت جلد اس روپیہ کی واپسی کا انتظام کرتا۔ اور اس پر امانت کے روپیہ میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہ آتا۔ (ناظر بیت المال)

لازمی چندہ (چندہ عام و حصہ آمد) کی فرضیت

احباب کو معلوم ہے۔ کہ چندہ عام (جس میں حصہ آمد بھی شامل ہے) ایک لازمی اور مستقل چندہ ہے۔ اور مالی قربانیوں میں سب سے اہم اور مقدم ہے۔ اس کی باقاعدگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قدر تاکید فرمائی ہے۔ کہ:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ نہ دیگا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا مطالبہ جماعت سے کرتے وقت ارشاد فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (لازمی) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے۔ یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے بقائے پورے کر دے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے (لازمی) چندوں میں باقاعدگی اختیار کرینگی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"۔ پھر فرمایا کہ:۔

"تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا۔ جو اپنے (لازمی) چندوں کے) بقائے ادا کر دیں گے۔ اور مستقل چندے بھی پوری شرح سے دیں گے"۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا جماعت حضور کی ہدایات مندرجہ بالا کے مطابق پوری تعمیل کر رہی ہے۔ یا نہیں۔ اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو لازمی چندوں کو چھوڑ کر یا کم کر کے طوعی تحریکات میں حصہ لے رہے ہوں۔ تو ان کی توجہ حضور کے ارشادات کی طرف منعطف کراتے ہوئے التماس ہے۔ کہ وہ فوراً اپنے بقائے اور چندہ سال حال پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ (ناظر بیت المال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فاروق
جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۰

آئندہ آئین کے متعلق وائسرائے کا اعلان

شملہ ۸ اگست۔ کو ۸ وائسرائے ہند نے ہندوستان کی آئندہ آئینی ترقی کے متعلق ایک طویل مضمون شائع کیا ہے۔ جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"ظلم و تشدد کے خلاف جد و جہد کے اس نازک اور اہم مرحلہ پر ہندوستان میں مشترکہ کاز کے لئے پورا حصہ ادا کرنے کے واسطے جو زبردست خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ ہندوستان اس سلسلہ میں بھاری حصہ ادا کر چکا ہے۔ اور ابھی وہ بہت زیادہ حصہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ ملک معظم کی گورنمنٹ کی یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ قومی مقصد کے لئے اتحاد حاصل کیا جائے۔ جس سے ہندوستان اپنا یہ مقصد پورا کرنے کے قابل ہو سکے۔ گورنمنٹ محسوس کرتی ہے۔ کہ اس اتحاد میں امداد دینے کے متعلق اس کو مزید بیان دینا چاہیئے۔ اس امید کے ساتھ اس نے مجھے موجودہ بیان دینے کا اختیار دیا ہے۔

گذشتہ اکتوبر میں ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس بات کو واضح کر دیا تھا۔ کہ ہندوستان میں اس کا منتہائے مقصود درجہ نوآبادیات ہے۔ اور کہ گورنمنٹ گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل میں توسیع کرنے اور اس میں پولیٹیکل پارٹیوں کے نمائندے لینے کے لئے تیار ہے۔ گورنمنٹ نے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کرنے کی بھی تجویز کی تھی۔ تعاون میں اہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے صوبوں کی بڑی بڑی پارٹیوں میں کچھ حد تک سمجھوتہ ضروری تھا۔ تاکہ اس طرح وہ مرکز میں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد قائم رکھ سکیں۔ بدقسمتی سے اس قسم کا سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ ان حالات میں کسی کامیابی کی امید نہ تھی۔ اس سال کے آغاز سے میں سیاسی پارٹیوں کو یکجا لانے کی کوشش کرتا رہا۔

گذشتہ چند ہفتوں میں بھی میں نے ہندوستان کی سرکردہ شخصیتوں اور نریندر منڈل کے چانسلر کے ساتھ پھر بات چیت کی۔ ان ملاقاتوں کے نتائج سے حکومت برطانیہ کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے وہ ریزولیوشن بھی دیکھ لئے ہیں۔ جو کانگرس ورکنگ کمیٹی۔ مسلم لیگ اور ہندو سبھا نے پاس کئے ہیں۔

اختلافات موجود ہیں

ان سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان میں پہلے جو اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے قومی اتحاد کا حصول ناممکن تھا۔ اب بھی ویسے ہی قائم ہیں۔ اگرچہ حکومت کو ان اختلافات پر افسوس ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ محسوس کرتی ہے۔ کہ ان اختلافات کی وجہ سے گورنر جنرل کی کونسل میں توسیع ملتوی کر دی جائے۔ اس لئے گورنمنٹ نے مجھے اختیار دیا۔ کہ کونسل میں شمولیت کے لئے نمائندہ ہندوستانیوں کو دعوت دی جائے۔ گورنمنٹ نے مجھے یہ بھی اختیار دیا۔ کہ ایک جنگی مشاورتی کونسل مقرر کی جائے۔ جس کی میٹنگیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں۔ ان نمائندوں میں کچھ نمائندے ریاستوں اور ہندوستان کی قومی زندگی کے دیگر مفاد کے ہوں گے۔

پوزیشن کی مزید وضاحت

اس سلسلے میں جو بات چیت ہوئی۔ اور مختلف جماعتوں کے جن کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے۔ ریزولیوشنوں نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ابھی تک بعض حلقوں میں ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق شکوک پائے جاتے ہیں۔ اس بات کے متعلق بھی شک پایا جاتا ہے۔ کہ آئندہ آئینی تبدیلیوں کے متعلق اقلیتوں کو خواہ وہ پولیٹیکل ہوں۔ یا مذہبی۔ کافی حد تک تحفظ کیا جائے گا۔ اس صورت حالات سے دو امور پیدا ہوتے ہیں۔ اور ملک معظم کی گورنمنٹ ان دو امور کے متعلق اپنی پوزیشن کو واضح کرنا چاہتی ہے۔ پہلی بات ہندوستان کی آئندہ سکیم کے متعلق اقلیتوں کی پوزیشن ہے۔ اس بات کو پہلے واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ میں نے گذشتہ اکتوبر میں جو اعلان کیا تھا۔ اس کا مطلب سنہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے کسی حصہ یا اس پالیسی کو جس پر یہ منحصر ہے۔ خارج از بحث قرار دینا نہیں۔ گورنمنٹ اس بات کو واضح الفاظ میں بیان کر چکی ہے۔ کہ ایکٹ کی کسی بھی ترمیم میں اقلیتوں کے خیالات کو پورا وزن دیا جائے گا۔ ملک معظم کی گورنمنٹ کی اب بھی یہی پوزیشن ہے۔ اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ گورنمنٹ ہندوستان کے امن اور بہتری کے لئے اپنی موجودہ ذمہ داریوں کو گورنمنٹ کے کسی ایسے سسٹم کے ہاتھوں میں منتقل نہیں کرے گی۔ جس کی اتھارٹی سے ہندوستان کی قومی زندگی کے وسیع اور طاقتور عناصر انکار کرتے ہوں۔ نہ ہی گورنمنٹ اس قسم کی گورنمنٹ کو منظور کرنے کے لئے ان عناصروں پر دباؤ ڈالنے میں حصہ دار بن سکتی ہے۔

دوسرا سوال وقت آنے پر برطانوی کامن ویلتھ کے اندر نئی کانسٹی ٹیوشنل سکیم کی تعمیر ہے۔ اس بات پر سخت زور دیا جاتا رہا ہے۔ کہ اس قسم کی سکیم مرتب کرنے کی ذمہ دار ہندوستانیوں کو سونپنی چاہیئے۔ اور اس کا دارومدار ہندوستان کے مجلسی۔ اقتصادی اور پولیٹیکل ڈھانچے پر ہونا چاہیئے۔ ملک معظم کی گورنمنٹ اس خواہش کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے۔ اور اسکی خواہش ہے۔ کہ اسے زیادہ سے زیادہ عملی صورت دی جائے۔ بشرطیکہ برطانیہ کی ذمہ واریاں پوری ہوں۔ جو ہندوستان کے ساتھ لمبے تعلق کی وجہ سے برطانیہ پر عاید ہوتی ہیں۔ اور جن سے ملک معظم کی گورنمنٹ کسی حالت میں سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جب کامن ویلتھ زندگی اور موت کی جد و جہد میں مصروف ہو۔ کانسٹی ٹیوشن کے متعلق بنیادی مسائل کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ملک معظم کی گورنمنٹ نے مجھے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے۔ کہ وہ جنگ کے خاتمہ پر بغیر کسی قسم کی تاخیر کے ہندوستان کے قومی عناصر کی ایک نمایندہ جماعت قائم کرے گی۔ تاکہ وہ نئی کانسٹی ٹیوشن کا ڈھانچہ بنائے اور گورنمنٹ کے تمام متعلقہ معاملات کے متعلق جلد جلد فیصلہ کرانے کے لئے ہر ممکن امداد بہم پہنچائے گی۔ اس دوران میں ملک معظم کی گورنمنٹ ہر ممکن طریقہ سے ہر ایسے مخلصانہ اور عملی اقدام کا خیر مقدم کرے گی۔ اور اس میں پوری امداد دیگی۔ جو ہندوستانی لیڈر مندرجہ ذیل دو امور پر دوستانہ سمجھوتہ کے لئے کریں گے۔ پہلا یہ کہ خاتمہ جنگ پر اس نمائندہ باڈی کو کیا صورت دی جائے۔ اور یہ کن طریقوں سے فیصلہ کیا کرے۔ دوسرا یہ کہ آئین کے قواعد و ضوابط اور خاکہ کیا ہونا چاہیئے۔

گورنمنٹ کو یقین ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں سنٹرل گورنمنٹ کی نئی ترتیب کے ساتھ جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اور مشاورتی کونسل کی امداد کے ساتھ تمام پارٹیاں تمام جماعتیں اور تمام مفاد اکٹھے ہو کر جنگی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ ادا کرنے کی

تجنید خدام الاحمدیہ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں ایک نہایت ضروری اطلاع

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش فاروق کی اشاعت کی ۷ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش میں چھپ چکا ہے۔ امید ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ یہ اعلان آپ احباب کی خدمت میں پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ آپ کی نظروں سے گذر چکا ہوگا۔ اور آپ اس خطبہ کے مطالعہ سے خدام الاحمدیہ کے متعلق حضور کے تازہ ارشادات سے آگاہ ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت حضور کے ارشادات کی تعمیل میں دارالامان میں فوری اور جبری بھرتی کے لئے شعبۂ تجنید کی طرف سے تمام انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ مگر حضور کے خطبہ کے اس حصہ پر جو آپ احباب سے متعلق ہے۔ عملدرآمد کے لئے خطبہ کی اشاعت کی انتظار تھی۔ اب چونکہ خطبہ شائع ہو چکا ہے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد "مگر سر دست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہوگا۔ بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہوگا۔ لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اسکی عمر ۱۵ سے اوپر اور ۴۰ سے کم ہے۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔ اور اگر وہ ۴۰ سال سے اوپر ہے۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہے"۔ کے ماتحت چونکہ عہدیداران جماعت کے لئے اہالیان دارالامان کی طرح مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا لازمی قرار دیا ہے۔ اسلئے آپ احباب کی خدمت میں معروض ہوں۔ کہ آپ جلد تر اس امر کے متعلق مطلع فرمائیں۔ کہ آپکے ہاں کس قدر عہدیداران ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے ہیں۔ تاکہ اس قدر فارم رکنیت آپ کی خدمت میں ارسال کئے جاسکیں۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت کو جو ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے ہیں۔ کی اطلاع کے لئے اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کے لئے رکنیت فارم کا پُر کرنا لازمی ہے (دستور اساسی و قواعد و ضوابط مجلس خدام الاحمدیہ دفعہ ۱۲) اس کے بغیر کوئی صاحب مجلس ہذا کے رکن

شمار نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے جو دوست اپنے آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن سمجھتے ہوں۔ یا اب شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ اپنے نام جلد تر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کو لکھا دیں۔ تاکہ عہدیداران کے لئے فارم رکنیت ارسال کرتے وقت دیگر احباب جماعت کے لئے جو باقاعدہ فارم رکنیت پُر کر کے مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا چاہیں۔ کے لئے بھی مطلوبہ تعداد فارم بھیجی جا سکے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق احباب جماعت میں تین روز متواتر ہر نماز کے بعد اعلان کا اہتمام فرمائیں۔ والسلام۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نواب احمد یار خانصاحب دولتانہ کا انتقال

اس ہفتے کی ایک اور اہم اور افسوسناک موت خان بہادر احمد یار خاں دولتانہ کا انتقال ہے۔ آپ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے۔ دوستوں اور عزیزوں کے مشورے سے کراچی بغرض علاج اور تبدیلی آب و ہوا تشریف لے گئے۔ خیال تھا۔ کہ سمندری آب و ہوا سے آپ کی صحت پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور کچھ عرصہ سے ایسی اطلاعات موصول ہو رہی تھیں۔ کہ آپ کی صحت ترقی کر رہی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ترقی موت کا ایک سنبھالا تھی۔ اور منگل کی صبح کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

نواب احمد یار خاں کی وفات کے ساتھ پنجاب ایک ایسی ہستی سے محروم ہو گیا ہے۔ جو اپنی گوناگوں صفات کے لحاظ سے پنجاب کے مختلف طبقوں میں مشہور تھی۔ آپ کے دوستوں اور مداحوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ جس میں آپ کی کمی کو نہایت شدت کے ساتھ محسوس کیا جائے گا۔ خصوصاً پنجاب اتحاد پارٹی کے درمیان جس کے آپ چیف سیکرٹری تھے۔ نواب احمد یار خاں کا انتقال اس لحاظ سے اور بھی افسوسناک ہے۔ کہ یہ نسبتاً ابتدائی عمر میں ہوا۔ کیونکہ وفات کے وقت آپ کی عمر صرف چوالیس سال کی تھی۔ آپ کے وارثوں میں ایک بیوہ دو لڑکیاں اور ایک لائق لڑکا مسٹر ممتاز دولتانہ موجود ہیں۔ جو حال ہی میں ولایت پاس کر کے واپس تشریف لائے ہیں۔ ہم ان سب سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

قادیان میں تحریک جدید کا چھٹا سالانہ جلسہ

قادیان ۱۱ ر ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش تحریک جدید کا چھٹا سالانہ جلسہ حسب پروگرام ساڑھے آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم سے جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اور تحریک جدید کے مطالبات پر مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مطالبہ ۱۳-۱۴ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جب متبرک مقامات کی ایک دفعہ زیارت کرنے سے برکات حاصل ہوتی ہیں۔ تو جو لوگ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں گے۔ وہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان کے بچے کس قدر برکات سے متمتع ہو سکیں گے۔ پھر جو لوگ مطالبہ ۱۴ کے مطابق میٹرک کے بعد اپنے بچوں کے مستقبل کو شاندار بنانا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مرکز میں قائم شدہ کمیٹی سے ان کے متعلق مشورہ حاصل کریں۔ تاکہ کمیٹی جو لائن ان کے لئے مفید سمجھے اس میں ان کو بھیجنے کا مشورہ دے سکے۔ اس طرح بچے دینی و دنیوی لحاظ سے مفید وجود بن سکیں گے۔

مولوی فخر الدین صاحب پنشنر نے مطالبہ ۱۱ و ۱۲ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ جو لوگ امانت جائیداد میں روپیہ جمع کراتے ہیں۔ علاوہ اس فائدہ کے جو سلسلہ کو پہنچتا ہے۔ خود ان کے لئے بھی بڑے فوائد کا موجب ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے اصحاب جو اپنے طور سے رقم جمع نہ کر سکتے تھے۔ اس طریق سے ان کو جمع شدہ رقم مل گئی۔ جس سے بعض نے اپنے قرضے ادا کئے۔ بعض تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی یا وصیت کی ادائیگی یا قادیان میں مکان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ پس احباب کو اس میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ مطالبہ ۱۱ یعنی ریزرو فنڈ پچیس لاکھ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک کی۔ کہ غیر احمدی شرفاء بھی خدمت اسلام کے لئے چندہ دینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ جن معززین سے احمدیوں کے تعلقات ہوں۔ ان سے اس فنڈ کے لئے رقم وصول کرنی چاہیئے۔

ملک محمد عبد اللہ صاحب نے "اسلامی تمدن کے قیام" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ تحریک جدید کے مطالبہ کا اصل منشاء یہ ہے۔ کہ اسلامی تمدن قائم کیا جائے۔ پس وہ مطالبات جو اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو ضرور پورا کرنا چاہیئے۔

خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر نے مطالبات تحریک جدید سے متعلق چند رباعیات سنائیں۔ پھر ایک غیر مسلم صاحب نے جن کا تخلص شاد ہے۔ ایک نظم پڑھی۔ جو ایک گذشتہ وقار عمل کے نظارہ کے متعلق تھی۔

مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ان مطالبات کے متعلق تقریر کی۔ جو عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے مطالبہ ۱ یعنی سادہ زندگی اختیار کرنے کے مطالبہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس وقت اسلام جن مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ مسلمانوں کا تکلفات میں پڑ جانا۔ فضول خرچیوں کو اختیار کر لینا اور فطری سادگی کو جو اسلام کی اصل تعلیم ہے۔ ترک کر دینا ہے۔ اگر ہم خدمت اسلام کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا یہی طریق ہے۔ کہ ہم اپنے ہر شعبہ زندگی میں سادگی اختیار کریں۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں گے۔ تو اسلام کے ساتھ زبانی ہمدردی کسی کام نہیں آ سکتی۔ ضرورت یہ ہے۔ کہ ہم عملاً اس کے لئے وہ قدم اٹھائیں۔ جس سے اسلام کی خدمت بجا لا سکیں۔ اور اس کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ اسلام اور بانی اسلام نے اپنے عمل سے ہمارے لئے سادگی کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ اسے اختیار کریں۔ اس کے بعد ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی نے مطالبات تحریک جدید پر پنجابی نظم سنائی۔

پھر ملک مولا بخش صاحب پنشنر نے مطالبہ ۱۰ و ۱۲ پر تقریر کی۔ جس میں صاحب پوزیشن اصحاب کو تبلیغ کے لئے اپنے اوقات پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا۔ کہ یوں تو اسلام نے ہر مسلمان کو مبلغ قرار دیا ہے۔ لیکن چونکہ علماء کی نسبت عموماً لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کا پیشہ ہے۔ کہ وعظ کریں۔ اور ان کی باتیں زیادہ توجہ سے نہیں سنتے۔ اس لئے اگر دیگر صاحب پوزیشن اصحاب تبلیغ کے لئے وقت دیں۔ تو اس کا نتیجہ زیادہ اچھا نکل سکتا ہے۔ اسی طرح پنشن یافتہ لوگ جو چھوٹی سرکار کی نوکری سے فارغ ہو چکے ہوں۔ وہ بڑی سرکار یعنی اللہ تعالیٰ کی نوکری بجا لا کر خدا کے حضور بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ یعنی آنریری طور پر دین کی خدمات سر انجام دیں۔ اس مطالبہ کے متعلق ملک صاحب نے اپنی نظم بھی پڑھی۔

مولوی دل محمد صاحب مبلغ نے مطالبہ ۳ یعنی مخالفین کے لٹریچر کے جواب شائع کرنے کی اہمیت پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ مخالفین پر اپنا صحیح نقطہ نگاہ ظاہر کر کے ان کی غلط فہمیوں کو دُور کرنا بھی ضروری ہے۔ اور مطالبہ ۱۸ کے مطابق قادیان میں مکان بنانے کے دینی و دنیوی فوائد بیان کئے۔

مولوی خلیل احمد صاحب ناصر واقف تحریک جدید نے مطالبہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ یعنی بیکاروں کو وطن یا ملک سے باہر جا کر کام کرنے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور چھوٹے سے چھوٹا کام کر لینے کی تحریک کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ مطالبات ایسے ہیں۔ کہ جو کسی خاص عمر سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان مرد اور عورتیں سب ان کو بجا لا سکتے ہیں۔ ہم اگر تمام دنیا کے قلوب پر فتح پانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے قلوب کو قربان کرنا چاہیئے۔ تمام دنیا کی عزتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے اپنی عزت کو خدا کے لئے فدا کرنا چاہیئے۔ اور اگر تمام ممالک پر فتح پانا چاہتے ہیں۔ تو پہلے اپنے ملک اور وطن کو قربان کرنا چاہیئے۔ یہی ان تینوں مطالبوں کا مدعا اور مقصد ہے۔

مولوی ظہور حسین صاحب نے مطالبات ۷-۸-۹ پر تقریر کی۔ جس میں (۱) سرکاری ملازموں کو تین تین ماہ کی رخصتوں کے وقف کرنے کی تحریک کی۔ تاکہ ان کو مختلف جہات اور اطراف میں یک وقت لگا کر سال بھر تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے۔ (۲) تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اپنی زندگی تین تین سال کے لئے وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جو لوگ تین ماہ یا تین سال تک وقف کرنے کی رخصت نہیں پا سکتے۔ وہ موسمی تعطیلات کے اوقات یا سالانہ چھٹی کے ایام پیش کریں۔ تاکہ ان کو قریبی مقامات پر تبلیغ کے لئے لگایا جا سکے۔ اسی میں زمیندار اصحاب بھی اوقات دے سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے فصل بونے یا کاٹنے کا موقعہ نہ ہو۔

چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی واقف تحریک جدید نے تحریک جدید کے مالی مطالبات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سال ششم کی رقوم جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر چونکہ جلسہ کا مقررہ وقت جو گیارہ بجے تک تھا۔ ختم ہو چکا تھا۔ اسلئے جناب صدر صاحب نے اعلان کیا۔ کہ جو لوگ جانا چاہیں۔ ان کو اجازت ہے۔ اور جو بیٹھنا چاہیں۔ وہ بیٹھے رہیں۔ اس پر کچھ لوگ چلے گئے۔ اور پھر جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال نے مطالبہ ۴-۵-۶ کے متعلق تقریر کی۔ جس میں تبلیغ بیرون ہند تبلیغی سکیم خاص اور تبلیغی سروے کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے ضمناً مقامی تبلیغ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ ½۱۱ بجے دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

تحریکِ جدید اور مجاہدینِ احمدیت

زمانۂ مسیح موعودؑ میں رحمان اور شیطان کی آخری جنگ

اور

فرزندانِ احمدیت کو دعوتِ عمل

شیطاں ہے ایک عرصہ سے دنیا پہ حکمراں ⁂ اٹھو اور اٹھکے خاک میں اسکو نہاں کرو
دکھلاؤ پھر صحابہ سا جوش و خروش تم ⁂ دنیا پہ اپنی قوتِ بازو عیاں کرو
پھر خاک میں ملا دو یہ سب قصرِ شیطنت
نام و نشاں مٹا کے انہیں بے نشاں کرو

جہاں آج عالمِ مادیت میں حصولِ دنیوی کی خاطر لکھو کھہا انسان ایک دوسرے کو ملیامیٹ کرنے پہ تلے ہوئے ہیں۔ وہاں روحانی دنیا میں بھی رحمان اور شیطان کے درمیان ایک زبردست مگر نتیجہ خیز جنگ ہو رہی ہے۔ جس کو صحفِ آسمانی میں آخری جنگ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس جنگِ روحانی کا آغاز تو آدمِ اول سے ہوا۔ لیکن اس کا خاتمہ اور خوشکن انجام آدمِ ثانی مسیحِ موعودؑ کے زمانہ میں ہویدا ہونا مقدر ہے۔

نسلِ انسانی کے ابتدائی دور سے ابلیس اور اسکی ذریت اپنی خواہشوں اور ناکام ارادوں میں ہمہ تن مصروف رہی۔ کہ قلوبِ انسانی پر بجائے خدائے وحدہٗ لاشریک کی حکومتِ صادقہ کے معبودانِ باطلہ کی سلطنت کا سکہ بیٹھ جائے۔ اور ابنِ آدم کفر و عصیان ہی کی وادیوں میں بھٹکتا رہے۔

پر یہ امر اللہ جلشانہٗ کو ہرگز ہرگز پسند نہیں تب ہی تو اس نے اپنے مقدس انبیاء علیہم السلام کو مختلف زمانوں میں شیطانی وساوس اور مقاصد کے استیصال کے لئے مبعوث فرمایا

یوں تو ہر زمانہ میں ہی شیطان اور اسکی ذریت مخلوقِ الٰہی کو گمراہ کرنے میں لگی رہی۔ اور بہتوں کو اس نے گمراہ بھی کر دیا۔ لیکن دورِ حاضرہ میں تو درگاہِ الٰہی سے راندہ ہوا وجود بمعہ اپنی طاغوتی طاقتوں کے پہلے سے کہیں زیادہ توحید پرستوں پر یورشیں کرتا نظر آ رہا ہے۔ اور اسکی یہ دلی تمنا ہے۔ کہ بندگانِ خدا اپنے حقیقی اور دائمی معبود کے آگے سرنگوں نہ ہوں۔ بلکہ میری غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور نعوذ باللہ اسلامی تہذیب و تمدن کے قصر کی بجائے مغربیت کے زیرِ اثر ایک نئی عمارت استوار کی جائے۔

مگر سرزمینِ مشرق میں برپا ہونے والا مسیح موعودؑ (جسے احادیثِ نبوی میں کاسر الصلیب کے لقب سے ملقب فرمایا گیا ہے) اور اسکی مقدس اور جاں نثار جماعت برعکس اس کے قصرِ اسلامی کی حفاظت اور تمکنت کی خاطر اور دیوِ مغربیت کو پاش پاش کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ لاریب حق پرستوں کی فتح اور باطل کے پجاریوں کی شکست یقینی اور لابدی ہے۔ کیونکہ ؎

حق کو سدا پسند ہیں مردانِ حق پسند
ممکن نہیں کہ رائتِ باطل ہو سربلند

ایسے خطرناک اور پر ہیبت دور میں ایک توحید پرست انسان کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ جبکہ اسکی آنکھوں کے آگے ایک دنیا پر شیطانی تسلط دکھائی دیتا ہے۔ اور وہ بارگاہِ رب العزت میں سربسجود دعاؤں پہ دعائیں کرنی شروع کر دیتا ہے۔ کہ اے مالکِ دو جہاں۔ اے خالقِ کون و مکاں میری آنکھوں کے سامنے کفر و ظلمت کے ہی ابر چھا رہے ہیں۔ اور ایک عالم کا عالم شیطانی جنگل میں گرفتار ہے۔ بجز تیرے کون ہے؟ جو اس کا ہاتھ پکڑے۔ میں تیری درگاہِ عالی میں بصد عجز و نیاز آرزوؤں اور ایمان افروز امیدوں سے پُر دل لایا ہوں۔ تو اس پر اپنی رحمت و برکت کا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دے۔ ورنہ یہ دل تیرے ہی آستانہ الوہیت پر جھکا رہے گا۔ تاوقتیکہ تیری فتح و نصرت کا دن نہ آجائے۔

ہاں احمدی دنیا کے مقدس اور روحانی باپ خداوند خدا کے محبوب مسیحا کے محبوب فرزند سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوربین نگاہیں احمدیت کے مستقبل پر ہیں۔ انہیں احمدیت کا مستقبل نہایت شاندار اور روح پرور نظر آ رہا ہے۔ اور وہ فرزندانِ احمدیت کو جہاں ان کی عظیم الشان ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ وہاں رویا و کشوف اور الہامات کی بناء پر انہیں بشارتیں بھی دے رہے ہیں۔ کہ تم یقین جانو! فتح و ظفر کی کلید نزدیک ہے۔ حق تعالیٰ تمہیں اغیارِ اسلام پر فتحِ عظیمہ دے گا۔ اور تم ہی وہ مبارک لوگ ہو گے۔ جن پر آنے والی نسلیں فخر اور ناز کیا کریں گی۔

پس اے مجاہدینِ احمدیت! تم اللہ اکبر کے فلک بوس نعرے لگاتے ہوئے شیطانی افواج کے مقابل ڈٹ جاؤ۔ اور اس وقت تک دم نہ لو۔ جب تک کہ شیطان کے پنجہ سے مخلوقِ خدا نجات نہ پالے۔ اور پھر سے خالق و مخلوق کے درمیان رشتہ محبت قائم نہ ہو جائے۔

احمدیت کے فرزندو! احمدیت کے قیام کی غرض اور مقصد دنیا کا نظام بدلنا اور شریعتِ محمدی کا احیاء اور بحر و بر میں بسنے والی اقوام کو اس پر کاربند کرنا ہے۔ جس وقت نسلِ آدم احمدیت کے قیام کے اس عظیم الشان مقصد کی طرف رجوع کرے گی۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر حقیقت آشکارا ہو جائیگی۔ اور وہ جان لے گی۔ کہ مُلّانے۔ پنڈت اور پادری اور دیگر معاندینِ احمدیت محض اپنے پیٹ کی خاطر احمدیت کی تباہی کے خواہاں تھے۔

احمدیت کا شیریں چشمہ حق سبحانہٗ نے ساری دنیا کے لئے جاری کیا ہے۔ مگر دنیا کے اکثر مادہ پرست ممالک ابھی تک اس کے شیریں پانی سے محروم ہیں۔ اور اپنے ہاں تشنگی کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے مقدس اور جان سے عزیز آقا سیدنا حضرت فضلِ عمر ایدہ اللہ کے فرمودہ ارشادات پر دل و جان سے لبیک کہیں۔ اور عملی میدان میں پہلے سے زیادہ تیز قدمی دکھائیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ آپ میں سے درجنوں فرزندانِ احمدیت نے تحریکِ جدید کے مطالبات پر لبیک کہہ کر اپنی زندگیوں کو راہِ خدا میں وقف کر دیا ہے۔ اور یورپ اور دیگر خدائے عزیز و حکیم سے غافل ممالک میں جا کر اسلامی جھنڈے نصب کر دیئے ہیں۔ جن کے تلے ہزارہا سعید روحیں آچکیں اور آ رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی ہماری منزلِ مقصود ابھی دور ہے۔ ہمارا کام بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہماری ہمتیں بلند اور ہمارے ارادے مضبوط چٹان کی مانند ہونے چاہئیں۔ تبھی ہم نمایاں کامیابی اور عظیم الشان کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔

پس تم میں سے جو بھی اپنے تئیں احمدیت کا فرزند قرار دیتا ہے۔ اس کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ احمدیت کے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے اپنی جان۔ اپنا مال غرض ہر چیز اسلامی سپہ سالار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کرے اور کہے کہ حضور! میں حاضر۔ میری جان حاضر۔ میرا مال حاضر۔ حضور! جیسا چاہیں انہیں احمدیت کی خاطر قربانی کے میدان میں لا سکتے ہیں۔ مجھے ان کے قربان کرنے میں ذرا بھر بھی دریغ نہ ہوگا۔

جس وقت احمدی بحیثیت قوم صدقِ دل سے اپنی عقیدت کا اظہار کریں گے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ ان کے دل پھیر دے گا۔ اور وہ دیکھ لیں گے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تاریکی کو پاش پاش کر کے آفتابِ احمدیت کو اسکی پوری آب و تاب سے طلوع کرتا اور مملکتِ آسمانی کا سکہ قلوبِ انسانی پر بٹھاتا ہے۔

اے احمدیت کے فرزندو! اور باطل کی دھجیاں بکھیرنے والے توحید پرست بہادر سپاہیو! تم اپنے دلوں میں سے یہ خیال نکال دو۔ کہ بغیر تکلیفوں اور مصیبتوں کے تم افواجِ باطلہ پر غالب آجاؤ گے۔ یاد رکھو! کوئی قوم بھی بغیر قربانی کے دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اے میرے حواریو! "تم دنیا میں مصیبت اٹھاؤ گے۔ لیکن خاطر جمع رکھو۔ کہ میں نے دنیا کو جیتا ہے۔" یوحنا باب ۶ آیت ۳۶۔

اسی طرح سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بھی پیش آمدہ تکالیف اور مصائب کا اپنے

مختلف خطبات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ نیز تمہیں بشارتیں بھی دے چکے ہیں۔ کہ فتح تمہارے لئے ہی مقدر ہے۔

پس تم میں سے مبارک ہے وہ جو اس جنگ روحانی میں آسمانی بادشاہت کے قیام کے لئے جانی۔ مالی اور وقتی قربانیوں کو پیش کر کے احمدیت کی شاندار فتح کو اپنے قریب تر کرتا ہے۔

پھر گوش ہوش سے سن لو۔ کہ تمہاری بہتری۔ بھلائی اور کامیابی تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات پر لبیک کہنے میں ہی مضمر ہے۔

تحریک جدید کیا ہے؟ انقلاب عظیم کا پیش خیمہ

پس اٹھو اور شیطانی لشکروں پر دھاوا بول دو۔ کیونکہ ان دنوں ابنائے آدم تمہاری پیشکردہ باتوں پر ضرور غور و تدبر کریں گے۔ آج آدم کا فرزند بوجہ جنگی آفات کے امڈ آنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف زیادہ متوجہ ہے اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ جس انسان کے دل میں خوف خدا اور عاقبت کا فکر ہو۔ اور وہ احمدیت کا بغور مطالعہ کرے۔ وہ بغیر احمدیت کے نور سے مستفید ہوئے دنیا میں اپنی زندگی کی تلخ ساعتوں سے پُر زندگی گذارے۔ کیونکہ احمدیت کے سوا کسی اور جگہ اماں نہیں۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کے کرموں اور فضلوں کو یاد کر کے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے بابرکت امام اور راستباز خلیفہ کی درازیٔ عمر کے لئے درد دل کے ساتھ اسی ہی کے حضور دعاؤں میں لگ جاؤ۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرماوے۔ تا کہ ہم اسکی اقتدا اور پیروی میں احمدیت کی شاندار فتح کو دیکھ لیں۔ کیونکہ یہی وہ لخت جگر مسیحا ہے۔ جسکی بشارتیں آسمانی فرشتے روز و شب خدا کے محبوب مسیحا کو دیا کرتے تھے۔ ہاں اسی بابرکت وجود کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ کہ:۔

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ کہ تیری ہی برکات کا نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلا ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا

[illegible]

احمدی مشن!

قرآن مجید میں آخری زمانہ کے حوادث کا ذکر

یاجوج اور ماجوج کی ہلاکت آفرین جنگ

(قسط اول)

قرآن مجید میں آخری زمانہ کے بے پناہ حوادث اور مہیب جنگوں کا ذکر صراحت سے موجود ہے۔ اس مضمون میں حتی الوسع کوشش کی جائے گی۔ کہ آخری زمانہ کے حوادث کے متعلق قرآن مجید کی عظیم الشان پیشگوئیاں ایک جا جمع کر دی جائیں۔ وباللہ التوفیق۔

قرآن مجید میں یاجوج اور ماجوج کی جنگ کا ذکر

قرآن مجید میں دنیا کی دو عظیم الشان قوموں کا ذکر ہوا ہے۔ جن کا نام یاجوج اور ماجوج بتلایا گیا ہے۔ بعض احادیث میں خروج دجال اور خروج یاجوج ماجوج کا اکٹھا ذکر کیا گیا اور ان دو قوموں کی بے پناہ طاقت اور عالمگیر غلبہ کے متعلق بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ ساری زمین کو ڈھانک لیں گے۔ اور ان کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت کسی قوم کو نہیں ہوگی۔ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں قدیمی قومیں ہیں۔ جو پہلے زمانوں میں کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں۔ مغلوب رہیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں جلال اور ہیبت کے ساتھ خروج کریں گی۔ اور سارے عالم کو اپنے زیرنگیں کر لیں گی۔ لیکن انجام کار یہ طوفانی گروہ ایک دوسرے سے ہی الجھ پڑیں گے۔ اور وہ خطرناک اور مہیب جنگ ہوگی۔ کہ جہنم کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر جائے گا۔ اب تحقیق طلب امر یہ ہے۔ کہ یہ قومیں ہیں کون۔

تاریخی شہادت

چنانچہ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یاجوج روس مسک اور توبال کا سردار ہے۔ اور یاجوج اور ماجوج ایک ہی سرزمین کے ہیں۔ (حزقی ایل ۳۸ ایک تا چہار آیت) اب ظاہر ہے کہ روسی سرزمین یورپ میں واقع ہے۔ اور مسک اور توبال دو دریا ہیں۔ جن پر روس کے دو مشہور ترین شہر آباد ہیں۔ دریائے مسک پر ماسکو شہر۔ اور دریائے توبال پر توباسک۔ اب ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ بائیبل میں روس کو یاجوج قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ماجوج کے متعلق بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماجوج بھی اسی سرزمین کا ہے۔ جس سرزمین میں یاجوج کا مسکن روس واقع ہے۔ حزقی ایل ۳۸۔

گویا یہ دونوں قومیں اقوام یورپ کے دو ٹکڑے ہیں۔ جن میں سے ایک قوم یعنی یاجوج کے متعلق تو بائیبل میں صراحت موجود ہے۔ کہ اس کا ملک روس ہے۔ لیکن ماجوج کے متعلق صرف اتنا ہے۔ کہ وہ بھی اسی سرزمین (یورپ) کا ہے۔

اب اس تاریخی شہادت سے یہ امر قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے۔ کہ یورپ یاجوج اور ماجوج اقوام کا مسکن ہے۔ چنانچہ یورپ کی قومیں دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ ایک حصہ سلافی اقوام کا ہے۔ دوسرا حصہ ٹیوٹن اقوام کا۔ روس سلافی قوموں کا مسکن ہے۔ جس قوم کو بائیبل میں یاجوج قرار دیا گیا۔ ٹیوٹن اقوام میں انگریز اور جرمن آتے ہیں۔ اب لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ یورپ کی اقوام کا دوسرا حصہ یعنی ٹیوٹن اقوام ماجوج ہیں۔ کیونکہ بائیبل میں جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں۔ یاجوج کا مسکن روس بتلایا گیا۔ اور ماجوج کو اس سرزمین کا بتلایا گیا۔ جس میں روس واقع ہے۔ گویا یہ دونوں عظیم الشان قومیں یورپ کی رہنے والی ہیں۔ اس صراحت سے یہ امر بپایۂ ثبوت پہنچ جاتا ہے۔ کہ اگر یورپ کی مشرقی اقوام یعنی السلافی اقوام کا نام یاجوج ہے۔ تو یورپ کی مغربی اقوام یعنی ٹیوٹن اقوام کا نام ماجوج ہے۔ اور اس تحقیق میں شک کا کوئی شائبہ نہیں رہتا۔

جب ہم لندن کے مشہور ترین گلڈ ہال کے سامنے قدیم زمانہ کے دو قوی ہیکل مجسمے دیکھتے ہیں۔ جن کے چہروں پر وحشت خشونت اور خوف عیاں ہے۔ ان مجسموں کے نیچے لکھا ہے۔ گاگ میگاگ۔ یعنی یاجوج اور ماجوج۔ اور جن مجسموں کے مفصل حالات ایک انگریزی کتاب (اے گائیڈ ٹو گلڈ ہال) میں ملتے ہیں۔ چنانچہ انہی حالات میں لکھا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج انگریزوں کے مورث اعلیٰ ہیں۔ صفحہ ۶۶، ۶۷۔ مختصراً یہ کہ روس۔ انگریز اور جرمنی وغیرہ یاجوج اور ماجوج اقوام ہیں۔ اور ان دو ناموں میں سارا یورپ آجاتا ہے۔

اب ہم قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جس میں اقوام یورپ یعنی یاجوج اور ماجوج کی جنگ کا ذکر ہے۔ چنانچہ سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ا) وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ ۱۶- ترجمہ:۔ اور ہم انہیں (یاجوج ماجوج کو) اس دن ایک دوسرے پر موجیں مارتے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ بگل بجایا جائے گا۔ پس ہم ان کو ایک طرح اکٹھا کریں گے۔ اور اس دن ہم دوزخ کو ایک طرح کافروں کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے پردے میں ہیں۔ اور وہ سن بھی نہ سکتے تھے۔ تو کیا جو کافر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ میرے مقابل میرے بندوں کو کارساز بنا سکیں گے۔ ہم نے دوزخ کو کافروں کے لئے مہمانی کے طور پر تیار کیا ہے۔ کیا ہم تمہیں عملوں میں بہت بڑھ کر گھاٹے میں رہنے والوں کی خبر دیں۔ وہ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ صنعت کے اچھے کام بنا رہے ہیں۔

(ب) خروج یاجوج اور ماجوج کے متعلق قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ بھی پیشگوئی موجود ہے۔ فرمایا حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ...... الخ ۲۱:۹۶

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے نکل پڑیں گے۔ اور سچا وعدہ قریب آجائے گا۔ (یعنی جب قیامت قریب ہوگی۔ تو ایسے حوادث ظاہر ہوں گے۔ کہ) جو کافر ہیں۔ ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (وہ کہیں گے) ہم افسوس ہم اس سے غفلت میں رہے۔ تم اور وہ جن کو تم اللہ کے سوا

عبادت کرتے ہو۔ (یعنی وہ پیشوا اور حاکم جو اپنی وہ تعظیم کراتے ہیں۔ جو عبادت کے قائم مقام ہے اور جو انسانوں کے سجدہ گاہ اور قبلہ بنے ہوئے ہیں) تم دوزخ کا ایندھن ہو۔ یعنی جنگ اور ہولناکیوں کی آگ کو بھڑکانے والے ہو۔ تم اس میں داخل ہوگے۔"

متذکرۃ الصدر آیات بینات میں عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ جو اس آخری زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور آئندہ ہوں گی۔ اور قرآن مجید کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی رہیں گی۔ ان پیشگوئیوں کی تشریح و توضیح ذیل میں کی جاتی ہے۔

اوّل

یاجوج اور ماجوج یعنی اقوام یورپ میں خطرناک اور مہیب جنگیں ہوں گی۔ وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض یعنی اتنی وسیع جنگ ہوگی۔ جیسے سمندر کی وسعت اور سمندر کی لہروں کی مانند قومیں آپس میں ٹکرائیں گی۔

الثانی

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ۔ بگل بجایا جائے گا۔ جمعنٰهم جمعًا۔ ہم تمام قوموں کو جنگ کے لئے اکٹھا کریں گے۔ یعنی جنگ کی لپیٹ سے کوئی قوم باہر نہ رہے گی۔ عرضنا جهنم۔ ایسی جنگ کہ ایک طرح کی دوزخ سامنے ہوگی۔ یعنی وہ جنگ دوزخ کا نمونہ ہوگی۔ یہ پیشگوئی ہے۔ کہ اس وقت جنگ اسلحہ آتش بار سے ہوگی۔

الثالث

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوْا ..... الخ۔ وہ کیا سمجھتے ہیں۔ کہ وہ میرے مقابل میرے بندوں کو کارساز بنا سکیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ کوئی مصنوعی خدا ان کی مدد نہیں کرے گا۔ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ۔ جن لیڈروں پر ان کو ناز ہے۔ جن کو یہ الوہیت کا مقام دیتے جا رہے ہیں۔ جو دنیا میں جہنم کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ وہ خود اس عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ وہ دنیا کو کیا بچائیں گے۔

الرابع

ضلّ سعيهم في الحيٰوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا۔ اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ یورپ کو صنعت میں کمال حاصل ہوگا۔ یورپ کی صنعت تمام دنیا پر چھا جائے گی۔ وہ صنعت میں حیرت انگیز ترقی کریں گے۔ لیکن ان کا یہ گمان باطل ہے۔ کہ یہ عظیم الشان مصنوعات ان کو بچا سکیں گی۔ وہ یہ نہ سمجھیں۔ ہم ان گوناگوں ایجادات کے ذریعہ امن میں ہیں۔ نہیں نہیں یہی ایجادات جن پر وہ نازاں ہیں۔ جن پر وہ تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ ان کی تباہی کا موجب ہوں گی۔ ان کی ساری کوشش دنیا کے لئے وقف ہے۔ وہ صانع حقیقی کو بالکل فراموش کر چکے ہیں۔ ان کی دنیا کی کوششیں برباد کی جائیں گی۔

الخامس

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ۔ جب یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا۔ تو وہ ہر بلندی سے تیزی سے نکل پڑیں گے۔ گویا یورپ کا تسلط تمام دنیا کی رفعتوں یعنی سلطنتوں اور حکومتوں پر تھوڑے ہی عرصہ میں ہو جائے گا۔ ہر بلندی پر تیزی سے یورپ کا تصرف ہو جائے گا۔ دنیا کے خیالات اور علوم اور تہذیب و تمدن کی رفعتوں پر یورپ سرعت سے چھا جائیگا۔ اس آیت میں یورپ کی ان ہوائی ایجادات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جن کے ذریعہ یاجوج ماجوج ہر بلندی سے تیزی سے پرواز کرتے ہیں۔ (ایک روایت میں ان کا حلیہ بھی بتایا گیا۔ چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۹ میں ہے صهب الشعر من كل حدب ينسلون۔ یعنی ہر بلندی سے گذرنے والی قوموں کا حلیہ یہ ہے۔ کہ ان کے بالوں میں سرخی اور سفیدی ملی ہوئی ہوگی)

السادس

لیکن اتنی بے پناہ طاقت اور عالمگیر غلبہ کے باوجود یہ قومیں انجام کار آپس میں ایک دوسرے سے الجھ پڑیں گی۔ اور جن صنعتوں اور ایجادات پر ان کو گھمنڈ ہے۔ وہی صنعتیں ان کے سروں پر مصیبت اور خطرہ بن کر منڈلائینگی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ اس سے استمداد کو عملاً باطل ٹھہرایا۔ مادی ذرائع پر بھروسہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت کے متعلق خیال کیا۔ کہ وہ آسمان پر ہی ہوگی۔ زمین پر ہماری حکومت ہے۔ ایسے اب اللہ تعالےٰ کی قہری تجلی دنیا کو دیکھنی ہوگی۔

خدا تعالےٰ کی قہری تجلی

قرآن کریم کی مذکورہ پیشگوئیاں فوق القدرت اور خارق عادت شان رکھتی ہیں۔ غیر مبہم واضح اور روشن ہیں۔ آفتاب نصف النہار کی طرح چمک رہی ہیں۔ یہ زمانہ مستقبل کی ایسی باتیں ہیں۔ جو اپنے اندر وسعت بھی رکھتی ہیں۔ اور وضاحت و تعین بھی اور امتیازی شان بھی۔ یہ دماغی تخیل نہیں۔ بلکہ ربانی الہام ہے۔ کیونکہ یہ پیشگوئیاں اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اور آئندہ زمانہ میں بھی پوری ہونگی۔ چنانچہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں یورپ کی حالت پر بعینہ صادق آتی ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم میں یاجوج اور ماجوج اقوام کی زبردست ٹکر اور ہلاکت آفرین جنگ اور موجودہ زمانہ کی خطرناک جنگ اس پر شاہد ناطق ہے۔ بمبار ہوائی جہازوں کا سروں پر منڈلانا آتش گیر بموں کے ذریعہ آگ کا برسنا توپوں کا دن رات چلنا اور بڑے بڑے انگارے برسانا۔ اور دہکتے ہوئے جہنم کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر جانا۔ پھر دنیا کی تمام قوموں کا جنگ کے لئے مجتمع ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت بندوں کو دینا اور ان کو کارساز سمجھنا۔ صنعت میں حیرت انگیز ترقی۔ اپنی ایجادات اور مصنوعات پر تکبر اور نازہ۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہر بلندی سے تیر جانا۔ آخر کونسی بات رہ گئی۔ جو گذشتہ جنگ عظیم اور موجودہ ہولناک جنگ میں منصۂ ظہور پر نہیں آئی۔ پس یاجوج اور ماجوج کے قہر رسانی لشکر کھل چکے۔ اور وہ ہر بلندی پر تیزی سے چھا گئے۔ اور بالآخر وہ باہم دست و گریبان ہوگئے۔ ایک دوسرے پر سمندر کی بڑی بڑی لہروں کی طرح اٹھے۔ خطرناک ٹکر ہوئی۔ انسانیت جس کے دو پاٹوں میں نہایت بے دردی سے کچلی گئی۔ انسان کا خون نہایت ارزاں ہوگیا۔ پس خون کی ندیاں بہ نکلیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر شاعر مشرق تڑپ اٹھا۔ اور اس نے کہا۔ ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حدب ینسلون

لیکن حیف کہ چشم مسلم نے جو دیکھنا تھا نہ دیکھا۔ وہ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے رہے۔ کہ کب مسیح ایک پیراچوٹر کی طرح فضائے بسیط میں لڑھکتا ہوا زمین پر قدم رکھے۔ دیکھنے والوں کی نگاہیں مایوس ہو چکی تھیں۔ لیکن دوسری طرف مسیح کی آمد کے نشانات ایک ایک کر کے سب پورے ہو چکے۔ یاجوج اور ماجوج کے تمام لشکر کھل چکے۔ کیا طرفہ ماجرا ہے۔ کہ گواہ موجود ہیں۔ لیکن مدعی غائب۔ اے غافلو تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کا مسیح آسمان سے نہیں۔ بلکہ آسمانی بادشاہت کے ساتھ آ چکا ہو۔ شیخ عبد القادر لائل پوری

پیغامی مشن!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصیات

(۲)

کسی گذشتہ پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آٹھ خصوصیات دی جا چکی ہیں۔ باقی اب دی جاتی ہیں۔

نویں خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ آپ امتی بھی ہیں۔ اور نبی بھی۔ جب سے دنیا میں سلسلہ نبوت جاری ہوا ہے۔ کبھی کوئی نبی کسی کا امتی نہیں ہوا۔ مگر صرف آپ کو یہ اعزاز بخشا گیا۔ کہ آپ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں حضورؐ کے اضافہ کمال کی مہر سے عظیم المرتبت نبی ہوئے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کی مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹)

غیر مبایعین حضرات بتائیں۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کمالات نبوت نہیں بخشتی۔ تو وہ کیا چیز ہے۔ جو آنحضرت صلعم کو دوسرے نبیوں سے برتری اور فوقیت دیتی ہے؟ کیا اس حوالہ کے بعد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ثابت نہیں ہوتے؟

دسویں خصوصیت:۔ آپ کی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اتنے کثیر معجزات اور نشانات دیئے۔ کہ اگر ان کو ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کریں۔ تو ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

آہ افسوس احمدیت کہاں گئی۔ احمدیت کے پکاری کہاں گئے۔ ہاں وہ مسیح موعود کہاں گیا۔ جس کے دم سے ہزار نبی بنتے تھے۔ حیف صد حیف اپنے بیگانے بن بیٹھے۔ مسیح موعود سے منہ موڑ لیا۔ افسوس مسیح موعودؑ کے نام لیوا کہاں سے کہاں چلے گئے۔ کیا اچھا ہو۔ اگر غیر مبایعین زبانی جمع خرچ کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی محبت کا عملی ثبوت دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہوں۔

گیارہویں خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ آپ دنیا میں "آخری راہ" اور "آخری نور" ہیں۔ اور آپ کے بغیر تاریکی ہی تاریکی ہے۔ حضرت لکھتے ہیں:۔

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو (غیر مبایعین توجہ کریں۔ حضرت نے اپنے آپ کو برگزیدہ "مجدد" یا برگزیدہ "عالم" قرار نہیں دیا۔ بلکہ برگزیدہ رسول کہا ہے۔ ناقل) قبول نہ کیا۔ اور مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔ (کشتی نوح ص ۵۶)

بارہویں خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ آپ اتنے عظیم مقام والے ذی شان نبی ہیں۔ کہ آپ کی بعثت کی خوشخبری تمام انبیاء سابقین نے دی ہے۔ اور کوئی ایسی الہامی کتاب نہیں جس میں حضور کے متعلق بشارت نہ دی گئی ہو۔ چنانچہ انجیل توراۃ اور قرآن حکیم میں احمد علیہ السلام اور گرنتھ میں "قاضی کرشن" اور ویدوں میں احمد قدون کی پیشگوئیاں بڑی صراحت سے دی گئی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دیگر سینکڑوں اولیاء اللہ کی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر گواہ ہیں۔ جو بخوف طوالت یہاں بیان نہیں کی جا سکتیں۔ غرضکہ ان بشارات اور پیشگوئیوں سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "دعاوی کی عظمت" اور وجود کی "بلند آوازی" کا ثبوت ملتا ہے۔ جو صرف کسی مجدد کے لئے ہرگز نہیں ہو سکتیں۔

تیرھویں خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ آپ اس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ جبکہ دجال کا فتنہ دنیا میں ہر سُو چھا گیا۔ اور دنیا پر ایک نہ ختم ہونے والا دورِ دجالی آیا اور دنیا ایک خدائے واحد کے آستانہ کو چھوڑ کر ضلالت و گمراہی کے عمیق ترین غار میں گر گئی۔ یہی وہ چودھویں صدی ہے۔ جس سے جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے۔ احادیث میں آیا ہے۔ کہ اس زمانہ کے علماء بھی بدترین مخلوق میں سے ہوں گے۔ پس ایسے پرخطر زمانہ میں کسی مجدد سے کیونکر اصلاح ہو سکتی تھی۔ جبکہ اس کا ماننا بھی ایمانیات میں سے نہیں ہوتا۔ ہمارے غیر مبایعین دوستوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ زمانہ کسی "مخصوص عالم" کا مقتضی تھا۔ یا ایک بہت بڑے رسول کا منتظر۔

چودھویں خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ آپ کی صداقت کے لئے خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت ہماری رہنمائی کرنے کے لئے موجود ہے۔ جو تمام عقلی دلائل سے زیادہ قابل وثوق ہے۔ اور یہ ایک ایسا معیار ہے۔ جو ہر مدعی کے لئے پرکھا جانا ضروری ہے۔ آؤ اب ہم اس معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی پرکھیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔ وما کنّا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ یعنی میں جب تک کوئی نبی نہ بھیج لوں۔ عذاب نازل نہیں کرتا۔ اب زمانہ خود گواہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبی اللہ" ہیں۔ نہ کہ مجدد یا محدث۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن دنیا نے حضور کے دعاوی کی قدر نہ کی۔ بلکہ لوگ تکذیب پر اتر آئے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے قدیم قانون کے مطابق دنیا میں زلزلے۔ طوفان اور دہلا دینے والی لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ چنانچہ حضرت اقدس نے انہیں زلزلوں اور آفات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

"سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! (نبوت کے منکرین کو خطاب ہے۔ ناقل) تلاش کرو۔ شاید تم میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۸، ۹)

اور پھر فرماتے ہیں:۔

"پس اس میں کیا شک ہے۔ کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو۔ مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۶۸)

پیغامی دوستو! ان اقتباسات کو بار بار پڑھو۔ اور بتاؤ۔ کہ کیا ان کے لکھنے والا ایک مجدد یا "مخصوص عالم" ہو سکتا ہے۔ اور کیا یہ آفات سماوی اور زمینی کسی مجدد کی تکذیب سے برپا ہو سکتی ہیں۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو بتاؤ حضرت مسیح موعود کیونکر صرف مجدد ہو سکتے ہیں پیارے بھائیو! تم ہی بتاؤ۔ بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سوا اور کونسا نبی گزرا ہے۔ جس کی پیشگوئیاں اور معجزے اور نشان ایسے جلال اور عظمت اور زور کے ساتھ پورے ہوئے ہیں۔ اور کس کے متعلق اتنے نبیوں اور بزرگوں نے پیشگوئیاں اور بشارات کی ہیں۔ آج دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سوا کونسا برگزیدہ رسول ہے۔ جو تمام نبیوں کے حُلّوں میں آیا۔ وہ کون ہے۔ جس کو ہزار نبیوں جتنے نشانات دیئے گئے۔ ان سب باتوں کا جواب اگر آپ ہم سے پوچھیں۔ تو یہ ہے۔ وہ مسیح موعود ہے۔ مسیح موعود ہے۔ مسیح موعود ہے۔ مبارک ہیں وے جو مسیح موعودؑ کو آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے مطابق مانتے ہیں۔

(خاکسار انوار احمد سامانوی)

آہ! خان عبد الرؤف خاں مہاجر

خاں عبد الرؤف خاں مہاجر بی۔ اے جو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں رپورٹر اور ٹرانسلیٹر تھے۔ کی یاد غم و حزن سے سینہ فگار کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہاں کیوں نہ ہو۔ جب آپ ایسے اخلاق فاضلہ اور اعمال حسنہ کے مالک تھے۔ جو دل میں گھر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ کون دل ہے۔ جو ایسے صالح اور احمدیت کے ہونہار نوجوان کی وفات حسرت آیات پر ملول نہ ہو۔ آپ کی نیک چلنی اور سنجیدگی اور متانت سے وہی واقف ہو سکتے ہیں جنہیں آپ سے ملنے کا یا آپ کے ساتھ رہنے کا کبھی اتفاق ہوا ہے۔ سچ ہے "لیس الخبر کالمعاینہ" "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"۔ مرحوم خاں عبد المجید خاں سالک بی۔ اے ایڈیٹر اخبار انقلاب کے چھوٹے بھائی اور میری ماموں زاد بہن کے خاوند یعنی حکیم فضل حق خاں صاحب رئیس بٹالہ کے داماد تھے۔ آپ کے منہ پر چند ایک پھنسیاں نکل آئیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو تھوڑا بخار بھی ہو گیا لیکن آپ نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ اور معمولی بات سمجھی۔ اور بٹالہ میں آگئے کیونکہ یہاں آپ کے خسر حکیم فضل حق خاں صاحب تھے۔ یہاں آکر آپ نے ان سے چند ایک روز علاج کرایا۔ مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

پھنسیوں کی وجہ سے تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی۔ کہ ل برداشت نہ ہو سکتی تھی۔ چنانچہ آپ کو اپریشن کے لئے ہسپتال لے جایا گیا۔ اور وہاں دوران اپریشن میں ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کی اہلیہ مکرمہ کشمیر میں تھیں۔ آپ نے ایک لڑکی بعمر ایک برس پیچھے چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ۲۴

۲۴ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق اور آپ کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔ بالآخر ہم اپنے غم سے لبریز دلوں کو اس طرح تسکین دیتے ہوئے کہتے ہیں ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔ احقر صالح احمد خان ادیب فاضل و منشی فاضل قادیان۔

دیانندی مشن

اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے

اسلام اور بانیٔ اسلام کی حقانیت اور دیگر بانیانِ مذاہب پر ان کی افضلیت کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہی تمام دنیا میں ایک واحد شخص ہیں۔ جنہیں بغیر کسی شک و شبہ اور بغیر کسی ادنیٰ تامل و تشویش کے تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ اور مکمل اسوہ کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور آپ ہی کی ایک ذات مقدس ایسی ہے۔ جس پر تمام وہ حالات وارد ہوئے۔ جو دنیا میں عموماً لوگوں پر آتے ہیں۔ اور کوئی حالت جو دنیا میں کسی شخص پر آسکتی ہے۔ اس سے آپ خالی نہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو ہر شخص کے لئے نمونہ اور اسوہ ہو۔ اور جس کی زندگی کے تمام حالات بھی معلوم ہوں۔

اس کے مقابل جب ہم وید کے چار رشیوں کو لیتے ہیں۔ تو سوائے اس کے کہ آریوں کا یہ زبانی دعوےٰ ہے۔ کہ ابتدائے عالم میں چار رشی اگنی۔ وایو۔ ادتیہ اور انگرہ نامی آج سے ایک ارب تبیس ۳۲ کروڑ سال پہلے گذرے ہیں۔ اور کوئی امر بھی ان کے متعلق نہیں کہہ سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ بے ماں باپ تھے۔ اور بس۔ ان کی تاریخ محفوظ نہیں۔ ان کا شادی کرنا۔ صاحب اولاد ہونا۔ حاکم و محکوم ہونا۔ دوست رکھنا۔ جنگ کرنا۔ فتح و شکست پانا وغیرہ امور میں سے کوئی حالت آریوں کے نزدیک بھی ثابت نہیں۔ اور خود آریہ سماجی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ان رشیوں کی زندگی کے حالات کا علم نہیں۔ لیکن جب دنیا کے لئے کامل اور مکمل اسوہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کی ضرورت ہو۔ تو نہ ایک نہ دو بلکہ بیسیوں اور سینکڑوں نہایت ضخیم مجلدات ایسی دستیاب ہو جاتی ہیں۔ جو آپ کے مکمل حالات پر مشتمل ہیں۔ اور پھر جو نہ صرف مسلمانوں ہی کی تصنیف کردہ ہیں۔ بلکہ عیسائیوں۔ یہودیوں اور آریہ سماجیوں کی بھی شائع کردہ ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم کی زندگی کے مکمل اور مفصل حالات کا دنیا میں قائم رکھنا اور آپ پر تقریباً ان تمام حالات کا وارد کرنا جو تمام دنیا کے لوگوں کے لئے نمونہ اور اسوہ کا باعث ہو سکیں۔ اور دیگر بانیان مذاہب کی زندگیوں کا ان ہر دو امور سے خالی ہونا یعنی ان کی زندگیوں کے حالات کا مکمل علم نہ ہونا اور ان پر تمام واقعات و حالات کا وارد نہ ہونا دراصل اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس دعویٰ کی بہت بڑی زبردست فعلی شہادت ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ اس وقت آسمان کے نیچے ساری دنیا کے لئے آپ ہی کی ذات والاصفات مقدس نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔ اور آپ کے سوا کوئی شخص ہمارے لئے کامل اور مکمل نمونہ نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح جب ہم مذہب اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید اور دیگر مذاہب کی ان کتب پر نظر کرتے ہیں جن کی نسبت الہامی ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ تو اس طور سے بھی قرآن کریم کے اعلےٰ و اکمل اور افضل ہونے کا ثبوت واضح ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے تو متعدد مقامات پر اپنے الہامی اور منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینٰک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم (الحجر ع ۶) کہ اے محمد رسول اللہ ہم نے آپ کو سبع مثانی (سورہ فاتحہ) اور قرآن کریم جیسی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے۔ اور یہ وہ دعویٰ ہے۔ جسے کوئی مخالف اسلام چودہ سو سال سے آج تک رد کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔

اس کے برعکس آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ کہ دنیا میں اگر کوئی کتاب یا گرنتھ الہامی اور ایشوری گیان ہو سکتی ہے۔ تو وہ وید مقدس ہے۔ اور ان کو وہ چار حصوں میں منقسم مانتے ہیں جن کے نام رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو ہیں۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا یہ دعویٰ خود وید کی رو سے ہی غیر صحیح اور باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اول الذکر تینوں ویدوں میں جہاں جہاں ویدوں کا بیان ہے۔ وہاں رگ۔ یجر۔ سام وید کے نام ہی مذکور و مرقوم ہیں۔ مگر چوتھے اتھرو وید کا نام ان کے ساتھ کہیں اور کسی جگہ بھی نہیں پایا جاتا۔ سو بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی کے بیان کردہ اس اصول کے مطابق ہم بھی کہتے ہیں کہ ”جس طرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آیا سب چاول پک گئے ہیں یا کچے ہیں۔ اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لیں گے۔ عقلمندوں کے سامنے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلبوں کو سمجھ ہی لیتے ہیں“ (ستیارتھ پرکاش اردو باب چہارم صہ ۵۱۲ آخر باب ۱۲)

اور اس کے مطابق ہم وہی براہین احمدیہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرانا وزنی پتھر آریہ سماج کے سامنے رکھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ”اتھرون وید“۔ رگ۔ یجر۔ سام ان تین کے بعد تصنیف کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان میں ان تین ہی ویدوں کا ذکر ہے۔ ورنہ اگر ”اتھرو وید“ بھی ان تینوں کے وقت ہوتا۔ تو اس کا بھی ذکر ان میں ضرور ہوتا۔ اور اسی سے آریہ سماج کے چاروں ویدوں کے الہامی ہونے کے دعویٰ کی حقیقت طشت ازبام ہو جائے گی۔ جو بطور نمونہ مشتے از خروارے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ حاشیہ صہ ۱۰۷/۱۰۸ میں فرماتے ہیں:۔

”جو حال میں سند و صاحبان کے ہاتھ میں وید ہیں۔ جن کو وہ رگ اور یجر اور سام اور اتھرون سے موسوم کرتے ہیں۔ اور رچ اور یجش اور سامن اور اتھرونا بھی بولتے ہیں۔ ان کا ٹھیک ٹھیک حال کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کن حضرات پر نازل ہوئے تھے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ اگنی اور وایو اور سورج کو یہ الہام ہوا تھا۔ جو بالکل نامعقول بات ہے۔ اور کسی کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ برہما کے چار مکھ سے یہ چاروں وید نکلے تھے۔ اور کسی کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ الگ الگ رشیوں کے اپنے ہی بچن ہیں اب ان بیانات میں یہاں تک شک ہے۔ کہ کچھ پتہ نہیں ملتا۔ کہ آیا ان اشخاص کا کچھ خارج میں وجود بھی تھا یا محض فرضی نام ہیں۔ اور وید پر نظر کرنے سے تیسری رائے صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اب بھی وید کے جدا جدا منتروں پر جدا جدا رشیوں کے نام لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ اور اتھرون وید کی نسبت تو اکثر محقق پنڈتوں کا اتفاق ہے کہ وہ ایک جعلی وید یا برہمن پستک ہے۔ جو پیچھے سے ویدوں کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ اور یہ رائے سچی بھی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ رگوید میں جو سب ویدوں کا اصل الاصول اور سب سے زیادہ معتبر خیال کیا جاتا ہے۔ صرف رگ اور یجر اور شام وید کا ذکر ہے۔ اور اتھرون وید کا نام تک درج نہیں اگر وہ وید ہوتا۔ تو اس کا بھی ضرور ذکر ہوتا۔ پھر یجر وید کے ۲۶ و ۳۶ - ناقل) ادھیا میں بھی صاف لکھا ہے۔ کہ وید صرف تین ہی ہیں۔ اور ایسا ہی شام وید میں بھی ویدوں کا تین ہونا ہی بیان کیا ہے اور منو جی بھی اپنی پستک کے ستویں ادھیا یا لیبویں اشلوک میں تین وید ہی تسلیم کرتے ہیں“۔

غرضیکہ جس پہلو سے بھی نظر کریں۔ ہر سنجیدہ اور حق جو غیر متعصب شخص کو اسی نتیجہ پر پہنچے بغیر چارہ نہیں۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام تمام مذاہب اور ان کے بانیان سے اعلیٰ و افضل اور اکمل ہیں۔ اور عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو سب سے اعلیٰ و افضل اور اکمل ہو۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دارالامان۔

ٹرکی بھی کسی وقت جنگ میں کودنے کو تیار ہے

انقرہ ۱؍ اگست۔ ترکی کے سرکردہ مدبر مسٹر عطانے ڈکٹیٹری حکومتوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ یورپ کی حکومتوں کو یہ خیال ہے۔ کہ وہ ترکوں کو وعدوں اور ترغیبوں سے بہکا سکتے ہیں۔ انہیں جلد از جلد یہ خیال اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ ان حکومتوں اور ان کے کارندوں کو شاید یہ معلوم نہیں۔ کہ ترک قوم متحد ہے۔ یہ اتحاد ملک کی آزادی اور خود مختاری کو بحال رکھنے کی غرض سے ہے۔ یہ اتحاد مصنوعی اتحاد نہیں۔ جو بعض ملکوں میں وہاں کی گسٹاپو۔ یا اُورا کی بدولت قائم ہے۔ ترک قوم اپنے اسی اتحاد کے بل بوتے پر کسی حملہ آور کو یقین دلا دے گی۔ کہ اس نے ترکی پر حملہ کر کے مصیبت مول لی ہے۔ ہم جنگ کے خواہاں نہیں۔ لیکن اگر جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ تو ترک اسی طرح لڑیں گے۔ جس طرح اب سے بیس سال پہلے لڑے تھے۔ ہمیں خدا پر اور اس کے بعد اپنی طاقت پر پورا بھروسہ ہے۔

اسّی لاکھ جرمن فوج تیار بیٹھی ہے

لنڈن۔ ایک غیر جانبدار سیاح نے جو حال ہی میں جرمنی سے دورہ کر کے واپس آیا ہے۔ ترکی میں ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ جرمنی میں ۸۰ لاکھ کے قریب فوجی برطانیہ پر حملہ کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

لیڈروں پر نکتہ چینی اور غیر مبایعین

لِمَ تقولون ما لا تفعلون

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ چونکہ ہمارے غیر مبایع اصحاب خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت راشدہ ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں بلکہ انہوں نے خود خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو ٹھکرا دیا۔ اسلئے لازماً وہ خلفاء کی اطاعت کے احکام سے بھی ناواقف ہیں۔ بنا بریں جب ایک حق پرست احمدی جو خلافت کی قدر و قیمت کو جانتے ہوئے خدا کے اس فضل کو قبول کرتا اور سرِ اطاعت خم کرتا ہے۔ تو جن لوگوں نے خلافت کے آگے انانیت و بغاوت کی راہ اختیار کی تھی۔ ان کے لئے مبایعین کا اپنے امام کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرنا ناقابل برداشت کانٹا نظر آتا ہے۔ اور ہر وقت مؤمنین مبایعین کو اسی اطاعت کی وجہ سے پیر پرست اور خلیفۂ وقت کو آزادی و حریت اسلامی کا سلب کرنے والا قرار دیتے رہتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں اخبار ”پیغام صلح“ نے اسی امر کا رونا روتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:۔

”صحابہ کرام رضؓ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور نہایت آزادی و جرأت کے ساتھ اپنے شکوک و سوالات پیش کر دیا کرتے تھے۔ اس میں کوئی روک نہ تھی۔ خلفائے راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کا حق حاصل تھا۔ مستند تاریخی واقعات شاہد ہیں۔ کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمر رضؓ پر اعتراضات کئے۔ اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا جواب دیا۔ اسلام آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اور یہ چیز اسلامی روایات کی گویا جان ہے۔ لیکن جناب خلیفہ قادیان کا ارشاد ہے۔ کہ مجھ پر پیچھے اعتراضات کرنے والا بھی تباہ ہو جائے گا۔ وہ خلیفہ پر جائز سے جائز اور معقول سے معقول اعتراضات اور کسی قسم کے احتساب کے روادار نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے مریدوں سے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کا حق چھین رکھا ہے۔“

(پیغام صلح ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء)

اس عبارت میں ایک تو اعتراض ہے۔ اور دوسرا اتہام اور بہتان۔ اتہام اور بہتان تو یہ ہے کہ باوجودیکہ سلسلہ احمدیہ کے [illegible] سینکڑوں نہیں ہزاروں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اعتراض

کے جواب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر پھر بھی اخبار "پیغام صلح" یہ جھوٹا پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو اپنے امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جائز سے جائز سوالات بھی پیش کرنے کا حق نہیں ہے۔ حالانکہ یہ امر سراسر باطل ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر اس پر شاہد ہے۔

بعد پیغام صلح کی مندرجہ بالا عبارت میں اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ گویا خلیفۂ وقت پر نکتہ چینی کرنا نہ صرف جائز اور موزون ہے۔ بلکہ ایسا کرنا ہی اسلامی آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا مترادف ہے۔ مگر "خلیفہ قادیان" پر ان کے مرید نکتہ چینی نہیں کرتے۔ چنانچہ پیغام صلح لکھتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء اربعہؓ پر بے دریغ نکتہ چینیاں کرتے اور اتہامات والزامات عائد کرتے رہتے تھے۔ جن کے جواب ان کو دیئے جاتے تھے۔

مگر جیسا کہ میں نے اتہام کے ذکر میں اشارہ کر دیا ہے۔ جہاں تک مسائل کا تعلق ہے۔ سوالات کے جوابات حاصل کرنا گناہ نہیں۔ لیکن اگر ایسے سوالات ہوں۔ جو از قسم نکتہ چینی واتہامات والزامات ہوں۔ اور فتنہ وفساد کا موجب ہوں۔ تو اس طریق کو شریعت اسلامیہ نے اختیار کرنے کا نہ صرف کہیں حکم نہیں دیا۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا کرنا نامناسب اور ناروا ہے۔ چنانچہ آیت قرآنیہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ (حجرات ۱۴) اس پر شاہد ناطق ہے۔ علاوہ ازیں جنگ حنین کے بعد آنحضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل مکہ کو مال غنیمت دینے پر مدینہ کے ایک نوجوان نے جو نکتہ چینی کی۔ اور جس کا خمیازہ انصار مدینہ ساڑھے تیرہ سو سال سے اب تک بھگت رہے ہیں۔ وہ کسی مسلمان سے مخفی نہیں۔ لیکن ایسے واقعات سے کوئی زیرک اور روحانیت سے ذرا بھی مس رکھنے والا انسان نکتہ چینیوں کے جواب کا ہرگز نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا۔

بلکہ میں کہتا ہوں۔ نکتہ چینی تو کیا ایک مومن مخلص کو تو یہاں تک ادب سکھایا گیا ہے۔ کہ اگر وہ جائز سوال سے بھی (جو خواہ ازدیادِ علم وعمل ہی کا موجب ہو) احتراز کرے۔ تو یہ اس کے لئے اولیٰ واعلیٰ امر ہے۔ ممکن ہے۔ غیر مبایعین اصحاب میرے اس بیان کو مبالغہ پر حمل کریں۔ مگر میں ان کے سامنے اپنے اس بیان کی صحت پر ایک ایسے شخص کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ جن کو جناب مولوی محمد علی صاحب بھی خلیفہ برحق تسلیم کر چکے ہیں۔ اور لکھ چکے ہیں کہ:

"میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پاک وجود مولوی نور الدین صاحب کا جو خلیفۃ المسیح کہلایا۔ اور جو ایک ہی خلیفۃ المسیح کا اپنے اصلی معنوں میں کہلانے کا مستحق ہے۔ ہمیں حضرت مسیح کی جگہ ہماری روحانی تعلیم کی تکمیل کے لئے ہمیں دیا تھا۔" (ایک نہایت ضروری اعلان ص۱۱)

غرض یہی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ بقول مولوی محمد علی صاحب "ہماری روحانی تعلیم کی تکمیل کے لئے" سورۃ الکہف ع ۹ کے خضر وموسیٰ علیہما السلام کے واقعہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر کو جو "فلا تسئلنی عن شیء" فرمایا تھا۔ اس آیت کے درس میں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ:

"اس میں ایک ادب سکھایا ہے۔ میں نے اس ایک فقرے سے بہت بڑا فیض پایا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کبھی سوال کرنے میں میں تقدیم نہ کرتا تھا۔" (حضرت خلیفہ اول رضؓ کے درس قرآن شریف سے نوٹ ص۱۶)

غیر مبایع اصحاب غور کر کے دیکھیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کے ہوتے ہوئے خلیفۂ وقت اور نبی وقت پر نکتہ چینی کرنا تو کجا مومن مخلص کے لئے سوال کرنے کو بھی سوء ادب میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں۔ لیکن میں نہایت وثوق اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین کا یہ پروپیگنڈا محض مغالطہ دہی کے لئے ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ خود نکتہ چینی کو نہ صرف جائز قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اسکو اسلامی روح کے خلاف جانتے ہوئے اس سے اپنے آدمیوں کو بھی بچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کا ناقابل تردید ثبوت ذیل کے حوالجات سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امیر کی کامل اطاعت کس قدر ضروری اور ان پر نکتہ چینی کرنا کتنی بڑی بھاری غلطی ہے۔

اول:۔ جناب مولوی محمد علی صاحب ۱ر مئی ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"فرض کرو۔ کہ نظام قومی کوئی غلطی کرتا ہے۔ تم اس غلطی کو گوارا کر لو۔ لیکن اس کے خلاف چل کر جماعت کے اندر انتشار پیدا نہ کرو۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنے قومی نظام کی جڑ کاٹتے ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو اور بالخصوص قوم کے نوجوانوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ کثرت رائے کے اصول کو مدنظر رکھو۔ اس کے فیصلوں پر ہمیشہ بلا حیل وحجت سختی کے ساتھ عمل کرو۔ اس کے بغیر تمہارا نظام وحدت قائم نہیں رہ سکتا۔ اور نظام وحدت قائم نہ رہا۔ تو کام بھی نہیں رہے گا۔ جماعت بنانا چاہتے ہو۔ تو "نیکی کر اور دریا میں ڈال" کے اصول پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ خدا کے رستے میں کام کرتے چلے جاؤ۔ خواہ تمہاری خواہش کے خلاف ہو۔ دین کا فائدہ اسی میں ہے۔ اسی کو مقدم کرو۔" (اخبار پیغام صلح ۷ر مئی ۱۹۴۰ء ص۷)

دوم:۔ اسی طرح جناب مولوی محمد علی صاحب ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۹ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"دوسری بات یہ ہے۔ کہ نوجوان بحث مباحثہ اور نکتہ چینیوں سے پرہیز کریں۔ ان سے کسی انسان اور قوم کے اندر طاقت وتنظیم پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ چیزیں انسانوں اور قوموں کو تباہ کرنے والی ہیں۔ کیونکہ ان میں پڑ کر انسان کے بلند قویٰ کی نشو ونما نہیں ہو سکتی۔ اس لئے قرآن کریم نے نکتہ چینی کو بند کیا ہے۔ ان کو چھوڑ دو۔" (پیغام صلح ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۹ء ص ۱۶)

سوم:۔ غیر مبایعین کے مبلغ مولوی آفتاب الدین صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ چند خطبوں میں فرمایا تھا۔ کہ پہلے جو کچھ ہوا۔ اس پر زیادہ غور نہیں کرنا چاہیئے۔ نکتہ چینی اور عیب شماری سے کچھ حاصل نہیں۔" (” ” ”)

چہارم:۔ ایک اور صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہمیں شریعت اسلامیہ کی روشنی میں اور اس کے قوانین کے مطابق انجمن اور حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنا چاہیئے۔ قائدین اور امیروں نے جماعتوں پر ہمیشہ بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ اور ان کے نفوذ اور سطوت سے قوموں نے دنیا میں بڑی ترقی کی ہے۔ اس انسٹیچیوشن کے علاوہ ترقی نہیں ہو سکتی۔ اطاعت اور فرمانبرداری بہت بڑے اخلاق ہیں۔ اور انہی اخلاق سے ہماری آئندہ تنظیم وابستہ ہے۔" (” ” ص۱۴)

پنجم:۔ پھر ینگ اسلام لاہور ۱۵ر جون ۱۹۴۰ء کے ص۸ پر مرقوم ہے۔ کہ:۔

"ہمارے کسی نوجوان یا فرد میں نکتہ چینی کی روح نہیں ہونی چاہیئے۔ اس ناجائز اور زہریلی نکتہ چینی سے قومیں صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جاتی ہیں۔ ہمارے قلوب کے اندر اپنے نظام اور دیگر بزرگان سلسلہ کے متعلق احترام ہونا چاہیئے۔ اور قلوب میں ہمیشہ اطاعت اور محبت کے ایسے جذبات موجزن رہنے چاہئیں۔ جن سے ہر طرف اخوت اور برادری کا ایک بحر ناپیدا کنار لہراتا ہوا نظر آئے۔"

ششم:۔ "تازہ" "ینگ اسلام" یکم اگست ۱۹۴۰ء ص۵ پر کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"پبلک نقطہ چینی احمدی نوجوانوں کا شیوہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ متمدن اور با اخلاق قومیں ان اجتماعی عیوب سے بالکل پاک ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ انہیں اس بات کا خوب احساس ہوتا ہے۔ کہ مسلسل پبلک نکتہ چینی سے قوم کی اجتماعی نفسیات میں گتھیاں اور پیچیدگیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ جنہیں بعد میں کھولنا اور صاف کرنا جوئے شیر کا لانا ہے۔ اصلاحات اور ترمیمات کرنے کا دستور یہ ہے۔ کہ انہیں آئینی اور معقول طریقہ سے دور کیا جائے۔ ورنہ یاد رکھو۔ یہ محض سخن پروری نہیں۔ بلکہ ایک بیّن اور واضح حقیقت ہے۔ کہ ذہنی انار کی قوموں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ ذہنی اختلافات اگر اعمال پر بھی اثر انداز ہوں۔ تو قومی اجتماع میں انتشار کا موجب ہوتے ہیں۔"

ہفتم:۔ اسی طرح اخبار "پیغام صلح" ۷ر مئی ۱۹۴۰ء صفحہ ۴ پر "راز ترقی" کے زیر عنوان مضمون میں "نکتہ چینی" کے ہیڈنگ کے نیچے یہ سنہری ہدایات نافذ کی گئی ہیں:۔

"سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ آزادی کا استعمال ذاتیات پر نکتہ چینیوں کے لئے کیا جائے۔ اگر آزادی اصولوں کے اختلاف کے لئے ہو۔ تو شاید اتنا نقصان نہ ہو۔ لیکن جب کسی قومی آزادی کا مفہوم یہ سمجھا جائے۔ کہ قوم کے راہنماؤں پر نکتہ چینی کی عادت کا ڈال لینا ہے۔ تو یہ بہت ہی قبیح امر ہے۔ جیسا کہ شروع میں عرض کیا ہے نہ صرف راہنماؤں کی بے جا نکتہ چینی اعلےٰ درجہ کے لیڈروں کے بننے میں حارج ہے۔ بلکہ اس کا اصل مطلب قوم کی تباہی ہے!"

اے ہمارے غیر مبایع دوستو! اے "آزادی رائے اور آزادیٔ ضمیر" کے حامیو! اے خلفائے کرام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نکتہ چینیاں کرنے کو "اسلامی روایات کی گویا جان" قرار دینے والو! خدارا غور کرو۔ پھر غور کرو۔ اور اپنے

مندرجہ بالا حوالجات کو پیش نظر رکھ کر بتاؤ۔ کہ اگر نکتہ چینی کرنا "اسلامی روایات کی گویا جان ہے" اور اس فعل سے "اسلام آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار" ثابت ہوتا ہے۔ تو آپ لوگوں کے "حضرت امیر" جناب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر اصحاب کیوں پکار پکار کر اپنے امیر کی کامل اطاعت کرنے کا حکم دیتے اور ان پر نکتہ چینی کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور کیوں اسے "قوم کی تباہی" کا موجب گردانتے ہیں اور پھر جب جماعت احمدیہ اسی اصول پر کاربند ہوتی ہے۔ تو وہ قابل اعتراض کیونکر بن سکتی ہے؟

کیا آپ لوگوں کی یہ ساری کارروائی اس امر کو واضح نہیں کرتی۔ کہ اس کے نیچے محض اور محض آپ کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی بغض و عداوت کا جذبہ کارفرما ہے۔ کہ جس کے پیش نظر اپنے امیر کی کامل اطاعت کرنا آپ لوگوں کے لئے تو جائز [illegible] مبایعین کے لئے ناجائز اور موجب صدہا اعتراضات بن جاتا ہے۔ ایسا ہی اپنے لیڈروں پر نکتہ چینی کرنا آپ لوگوں کے لئے تو ناجائز اور قومی تباہی کا باعث قرار پاتا ہے۔ لیکن اگر مبایعین اس اصول پر عامل ہوں تو وہ گنہگار اور گردن زدنی قرار دیئے جاتے ہیں۔ خدارا اس ارشاد باری تعالیٰ پر ہی نظر کرو۔ اور دیکھو۔ کہ کیا آپ لوگوں کی یہ اعتراض کی روش بنیئے کے دو قسم کے باٹ رکھنے کی طرح ہے یا نہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ۔ (الصف ع ۱) یعنی کیوں آپ وہ بات کہتے ہیں۔ جس پر خود عمل کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بہت بڑا امر ہے۔ کہ ایسی بات کہی جائے۔ جس پر آپ خود عامل نہیں۔ والسلام

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل
از قادیان دارالامان۔

احمدی محبو! مبارک ہو

حمائل شریف بطرز یسرنا القرآن مترجم جس کا لفظی ترجمہ علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولانا محمد اسماعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا۔ جس کا پہلا ایڈیشن کئی سال سے ختم ہو گیا تھا۔ اور مدت سے دوست اس مترجم حمائل شریف کے متلاشی اور انتظار میں تھے۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت عمدگی سے لکھائی اور چھپائی اور سفید بڑھیا کاغذ لگا کر چھاپا گیا ہے۔ اور جس کی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ جس کی پہلے قیمت تین روپیہ تھی۔ اب باوجود گرانی کاغذ کے اصلی قیمت عہ ر ہے۔ اور صرف یکم اگست لغایت ۱۵ ستمبر تک ڈیڑھ ماہ کے لئے رعایتی قیمت عہ ۳ر ہے۔ احباب جلدی سے خرید لیں۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

قرآن مجید مترجم معہ تفسیری نوٹ

قرآن مجید مترجم مجلد بڑا سائز جس کا ترجمہ لفظی اور بطرز یسرنا القرآن ہے۔ جو کہ منظور شدہ نظارت "تالیف و تصنیف" ہے۔ جس کی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ کاغذ سفید بڑھیا جس کا ہدیہ پہلے مبلغ دو روپے تھا۔ اب باوجود گرانی کاغذ کے صرف ایک روپیہ سات آنہ۔ اعلیٰ کاغذ جلد مراکو قیمت تین روپیہ۔ اور بڑھیا کاغذ جلد خالص چمڑہ تین روپیہ آٹھ آنہ۔ رنگین کاغذ مجلد جسکی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ جس کا ہدیہ پہلے مبلغ دو روپے چار آنہ تھا۔ اب صرف بعض احباب کی فرمائش پر عہ ۱۲ر کر دیا ہے۔ تا کہ غریب بھی خرید سکیں۔

حمائل شریف مترجم۔ جس کا علامہ سید محمد سرور شاہ صاحب نے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ جسکی جلد پر سنہری ٹھپہ ہے۔ ہدیہ رنگین کاغذ ۱۵ر اور سفید بڑھیا کاغذ عہ ر چند نسخے موجود ہیں۔ **حمائل شریف معریٰ** بطرز یسرنا القرآن قیمت ایک روپیہ (عہ ر) مجلد عکسی حمائل شریف جسکی جلد ولایتی ہے۔ جس کے کنارے سنہری۔ جس کی جلد پر سنہری ٹھپہ ہدیہ صرف ایک روپیہ۔ یہی عکسی حمائل شریف درمیانی جلد ۹ر اور معمولی جلد ۸ر **محقق** بجائے عہ کے ایک روپیہ چار آنہ۔ صرف آٹھ نسخے ہیں۔ سلسلہ کتب اسلام ہر پنج حصہ جو کہ منظور شدہ نظارت "تالیف و تصنیف" و منظور کردہ نظارت تعلیم و تربیت ہے۔ اور یہ کتابیں مدرسہ احمدیہ قادیان اور گرلز ہائی سکول قادیان میں پڑھائی جاتی ہیں۔ مکمل سٹ عہ ر۔ مجلد عہ۔ ان کے علاوہ ہائی سکول کی کتابیں و خلاصہ جات محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے طلب کریں۔

خبروں کا انتخاب

کلکتہ - ۱۱ر اگست صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک پریس انٹرویو میں کہا ہے۔ کہ ۸ر اگست کو وائسرائے نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو کانگرس اور حکومت میں سمجھوتہ کی بنا بن سکے۔ اسلئے میں نے وائسرائے کی دعوت کے جواب میں ان کو اطلاع دیدی ہے۔ کہ میں ان سے ملاقات نہیں کر سکتا۔

لنڈن - ۱۱ر اگست۔ برطانوی پریس کی رائے ہے۔ کہ مسولینی اب نہر سویز پر حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مصر پر بھی۔ اگر یہ حملے کامیاب ہوئے۔ تو برطانیہ کی پوزیشن میں ضعف لازمی ہے۔ البانیہ میں اٹلی کے خلاف شدید بغاوت رونما ہو چکی ہے۔ اطالوی افسر جبری بھرتی چاہتے تھے۔ جسے البانوی برداشت نہیں کر سکتے۔ کئی بار تصادم ہو چکے ہیں۔ ایک سو اطالوی افسر مارے گئے ہیں۔

برلن - ۱۱ر اگست۔ ہٹلر کے پرسنل اسسٹنٹ ہر ہیس نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم برٹش ایمپائر کو مٹانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ حتیٰ کہ اسے ریزہ ریزہ کر دیں۔

روم - ۱۱ر اگست۔ اٹلی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی لینڈ کے ایک اور شہر پر جو براد کے رستہ میں ہے۔ انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن - ۱۲ر اگست۔ کل صبح سے انگریزی سمندر میں بہت بڑی ہوائی لڑائی ہو رہی ہے۔ جو آج صبح بھی جاری رہی۔ اس کے متعلق کوئی سرکاری خبر تو موصول نہیں ہوئی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ دشمن کے طیاروں نے شمالی مشرقی کنارے پر حملوں کی ناکام کوشش کی۔ ان میں سے ایک گرا لیا گیا۔ جنوب مشرقی ساحل پر بھی وہ اڑتے دیکھے گئے۔ کئی جگہ بم برسائے۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں کر سکے۔

لنڈن - ۱۲ر اگست۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج جرمنی کے ۱۲ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ انہوں نے اپنے بچاؤ کے لئے دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے تھے۔ جو چودہ پندرہ میل دور تک پھیل گئے۔

لنڈن - ۱۲ر اگست۔ اتوار کی ہوائی لڑائی میں جرمنی کے ۶۰ ہوائی جہاز گرائے گئے تھے۔ مگر ڈاکٹر گوئبلز نے اب تک صرف ۱۷ جہازوں کی بربادی تسلیم کی ہے۔

۱۳ر اگست۔ آج صبح انگلستان کے جنوب مشرقی کنارے پر پھر ہوائی لڑائی ہوئی۔ جو تین چار دن سے برابر جاری ہے۔ اس کے متعلق کوئی سرکاری خبر تو نہیں۔ البتہ مشین گنوں کی آوازیں دور دور تک سنائی دے رہی ہیں۔ دشمن کے طیاروں نے غباروں کے جال پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر دو ان میں سے نیچے گرا لئے گئے۔ کل جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس میں جرمنی کے ۶۱ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ گذشتہ دو دن میں ۱۲۶ جہاز گرا لئے گئے ہیں۔

سرمہ نور رجسٹرڈ
حضرت خلیفۃ المسیح اول کا بابرکت نسخہ آپ حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ
اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء۔ عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور
گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے
ضعف بصر۔ [illegible] دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ
اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے
منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجکر آرڈر دینے والوں کو محصول ڈاک کی بچت ہوگی
شفاخانہ [illegible] حیات قادیان پنجاب

مفت - اگر آپ کے پیارے بچے کو گھنڈی پڑ گئی ہو۔ ہرے پیلے دست آتے ہوں۔ بچہ دودھ الٹ دیتا ہو۔ تالو نرم پڑ گیا ہو۔ کان پتلے پڑ گئے ہوں۔ گردن سوکھ گئی ہو۔ بچہ نہایت کمزور اور نڈھال ہو گیا ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کی کوششیں لاحاصل ہو رہی ہوں۔ تو **انڈین پوڈر** کی صرف دو تین خوراکیں بچہ کو دے کر خدا کی قدرت کا ملاحظہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۱ر کا ٹکٹ آنے پر مفت
ریسٹورین - طاقت اور امساک پیدا کرنے کی حیرت انگیز دوا ہے۔ قیمت دو روپیہ - **پتہ**:- **ریسٹورین لیبارٹری قادیان۔ پنجاب۔**

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام۔

(خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرّب ادویہ

معجون مبارک جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور جو ابتدا ارنزول الماء میں نہایت مؤثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد باسمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ۔ معدہ و جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کرلو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آچکی ہو۔ اس کی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دے گا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلبار اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضہ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے۔ پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۰؍

مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارشش جالینوس اطریفل زمانی وغیرہ عرقیات و خشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر:۔ لالہ ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نور الدین اعظم رضہ کے مجرّب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دُکان سے

نرینہ اولاد گولیاں کوئی ہے۔ جو نرینہ اولاد کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ یہ ایسا شیریں پھل ہے۔ کہ جس سے کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرتا۔ امیر ہو یا غریب سب اس کے خواہاں ہیں۔ جن کے ہاں اولاد نرینہ نہیں۔ وہ تو ہر وقت اداس غمگین رہتے ہیں۔ اور جن کے ہے۔ وہ زیادہ کے خواہاں ہیں۔ خاکسار نے حضرت استاذی المکرم قبلہ حضرت مولوی نور الدین اعظم رضہ سے سیکھے ہوئے مجرّب اور سریع التاثیر نسخے اس بیماری کے لئے تیار کئے ہوئے ہیں۔ جن کو کثرت سے لوگ استعمال کر کے گوہر بے بہا چاند جیسے بچے حاصل کر کے خوش و خرم خدا کا شکر بجا لا رہے ہیں۔ لہٰذا دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہے۔ وہ ہم سے جلد از جلد نرینہ اولاد گولیاں منگوا کر شروع حمل سے ہی استعمال کرا دیں۔ انشاء اللہ خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ جو والدین کے لئے راحت قلب ہوگا۔ قیمت پوری خوراک جو چھ ماہ کے لئے ہے مبلغ آٹھ روپے (عہ؍) علاوہ محصولڈاک۔

حبّ مسان اس کو سوکھا مسان شیخو خیت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس سے معدہ و جگر کمزور ہو کر بچہ روز بروز سوکھتا جاتا ہے۔ گردن باریک ہوتی جاتی ہے۔ رانوں اور چوتڑوں پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ تمام بدن کا گوشت خشک ہو کر چمڑا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے۔ دست جاری ہو جاتے ہیں اور انتڑیوں کی سل ہو جاتی ہے۔ دودھ پیتا ہے۔ لیکن ہضم ہوئے بغیر نکل جاتا ہے۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ حبّ مسان اکسیر صفت ثابت ہو چکی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت یکصد گولی (عہ؍) ایک روپیہ چار آنے

بچوں کی چونڈی یہ چونڈی ذیل کی تمام بیماریوں کا تریاق ہے۔ سبز دست۔ سفید بدہضمی کے دست۔ پیٹ کی ہر قسم کی خرابی۔ معدہ و جگر کی خرابی۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ بچہ کا منہ سے رالیں ڈالنا۔ کرم چھوٹے کا ہونا۔ منہ کے اندر چھالے نکل آنا۔ تھوڑا تھوڑا چڑچڑے رہنا۔ پوری نیند نہ کرنا۔ سوتے ہوئے ڈر کر رو اٹھنا۔ اور روتے رہنا اور سوکھتے جانا۔ ماں ماں اور گھر کے سب افراد کو بے آرام کرنا وغیرہ وغیرہ ان سب امراض کے لئے یہ چونڈی جادو اثر رکھتی ہے۔

نوٹ:۔ سبز دست بہت موذی بیماری ہے۔ اس کا فوری تدارک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ذرا سی سستی سے امراض شدیدہ کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہماری تیار کردہ چونڈی ان تمام بیماریوں کا تریاق ہے۔ ایسے موقعوں پر ہمارے دواخانہ کی خدمات حاصل کریں۔ قیمت ایک شیشی ۸؍

گولڈن پلز یہ گولیاں ان نوجوانوں کے لئے ہیں۔ جن کے پٹھے کمزور ہو چکے ہوں۔ معدہ۔ جگر۔ قلب خراب ہو گیا ہو۔ دل۔ دماغ۔ گردہ مثانہ ضعیف ہو گئے ہوں۔ قوت کھو چکے ہوں۔ اعضاء رئیسہ مدد دینے سے انکاری ہو۔ ایسے وقت گولڈن پلز اکسیر صفت ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے اجزاء میں ایک کشتہ سونا بھی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی تین روپے۔

تریاق سیلان الرحم یہ نہایت موذی بیماری ہے۔ اس کو مستورات کی تندرستی خوبصورتی کا گھن کہیں تو بجا ہے۔ اس سے مریضہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ رنگت زرد۔ خون کم۔ چہرہ بے رونق۔ دل دھڑکتا ہے۔ طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ مریضہ ہمیشہ اداس غمگین رہتی ہے۔ چستی۔ چالاکی جاتی رہتی ہے۔ خوشی و سرور مٹ جاتا ہے۔ کسی کام کو جی نہیں چاہتا۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ قبض رہنے لگتی ہے۔ ایام ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ رحم کمزور ہو کر حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اولاد سے محرومی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ہمارا تریاق سیلان الرحم اکسیر صفت ہے۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا سب شکایت جاتی رہتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک تین روپیہ (عسہ؍)

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول دواخانہ معین الصحت قادیان

د اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا